بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ید اللہ علی الجماعۃ۔ ترمذی

لا جماعۃ الا بامارۃ۔ دارمی

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: حافظ عاصم سلمان روپڑی

ہفت روزہ

تنظیم اہلحدیث

لاہور

جماعت اہلحدیث کی خصوصی ترجمان

فون 7656730 فیکس 7659847

جلد 56 | جمعۃ المبارک 3 رجب 1433ھ 25 تا 31 مئی 12ء | شمارہ 21

حرص مال میں آخرت کا بگاڑ

’’اے ایمان والو! اکثر احبار و رہبان (یعنی یہود و نصاری کے علماء مشائخ) لوگوں کے اموال ناجائز طریقہ سے کھاتے (اڑاتے) ہیں اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے۔ (آیت ۳۴ سورۃ توبہ)

تشریح:۔ اس آیت میں مسلمانوں کو مخاطب بنا کر یہود و نصاری کے علماء و مشائخ کے ایسے حالات کا ذکر ہے۔ جن کی وجہ سے عوام میں گمراہی پھیلی، مسلمانوں کو مخاطب کرنے سے شاید اس طرف اشارہ ہے کہ اگرچہ یہ حالات یہود و نصاری کے بہت سے علماء و مشائخ کے بیان ہو رہے ہیں لیکن ان کو بھی اس سے متنبہ رہنا چاہئے کہ ان کے حالات ایسے نہ ہو جائیں۔ اس آیت میں ارشاد فرمایا کہ یہود و نصاری کے بہت سے علماء و مشائخ کا یہ حال ہے کہ ناجائز طریقوں سے لوگوں کا مال کھاتے ہیں اور اللہ کے سیدھے راستے سے روکتے ہیں یعنی صحیح اور احکام حقہ کو چھپا کر عوام کی مرضی کے مطابق فتوے دے کر ان سے نذرانے وصول کرتے ہیں اور اس وجہ سے اللہ کے سیدھے راستے یعنی دین اسلام سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاکہ ان کے کاروبار پر زد نہ پڑے۔ ان لوگوں کا طریق کار یہ تھا کہ پیسے لے کر تورات کے حکم کے خلاف فتوی دیا کرتے اور بعض اوقات اصل حکم کو چھپا لیتے یا اس میں اپنی طرف سے خواہش کے مطابق نیا حکم گھڑ لیتے۔ یہ طریقہ واردات کا اکثر علماء و مشائخ کا تھا سب ایسے نہ تھے کچھ اچھے لوگ بھی تھے قرآن کریم نے ان کی مذمت کرتے ہوئے لفظ کثیراً کا اضافہ کر کے مسلمانوں کو دشمنوں کے معاملہ میں بھی احتیاط کلام کی تلقین فرمادی کہ یہ مال سب لوگوں کی طرف منسوب نہیں بلکہ یہ فرمایا کہ ان میں بہت سے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ ان کے علماء و مشائخ میں یہ بیماری حب مال اور حرص دنیا کی وجہ سے پیدا ہوئی، اس لئے مال کے حصول میں صرف ضرورت پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ سونا چاندی جمع کرنے میں لگے رہتے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا انہیں گوارا نہ تھا اس پر اللہ تعالی نے ان کو دردناک عذاب کی وعید سنائی ہے۔ یہاں یہ بھی اشارہ ہے کہ جو لوگ بقدر ضرورت اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو باقی ماندہ جمع کیا ہوا مال ان کے حق میں مضر نہیں۔

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.com

ابوعکاشہ عبداللطیف حلیم

جاندار کی تصویر کی حرمت

عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله ﷺ: ان الذین یصنعون هذه الصور یعذبون یوم القیامة یقال لهم احیوا ما خلقتم. عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ لوگ جو یہ تصویریں بناتے ہیں، قیامت کے دن ان کو عذاب دیا جائے گا اور کہا جائے گا تم نے جو تصویریں بنائی تھیں ان کو زندہ کرو (ان میں روح ڈالو) (صحیح بخاری، کتاب اللباس باب عذاب المصورین یوم القیامة، حدیث: ۵۹۵۱) اس حدیث سے تصویر سازی کی حرمت ثابت ہورہی ہے، الا کہ وہ تصویر جو حکومت کی طرف سے لازم قرار دی گئی ہے۔ جیسے شناختی کارڈ، پاسپورٹ، روپے وغیرہ پر تصویر اس میں انسان مجبور ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو تصویر سے شدید نفرت تھی، ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے گھر کے طاقچے میں ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں تھیں، پس جب اسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: یا عائشة! اشد الناس عذابا عندالله یوم القیامة الذین یضاهون بخلق الله قالت فقطعناه فجعلنا منه وسادة او وسادتین. اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا، جو اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں اس کی نقل اتارتے ہیں۔ پس ہم نے اس پردے کو کاٹ دیا اور اس سے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس باب ماوطئ من التصاویر، حدیث: ۵۹۵۴)

بعض حضرات حیلہ کرتے ہوئے کیمرے کی تصویر کو عکس سے تشبیہ دے کر جائز بنانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور بعض بے مقصد بڑی خوشی اور دلی خواہش سے تصویر بناتے اور بنواتے ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کل مصور فی النار یجعل له بکل صورة صورها نفس فیعذبه فی جهنم. ہر تصویر بنانے والا جہنمی ہے اس کی ہر تصویر کے بدلے میں جو اس نے بنائی ہوگی، ایک شخص بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیه۔ پس اگر تم نے تصویر ضرور بنانی ہو تو درخت کی یا ایسی چیز کی تصویر بناؤ جس میں روح نہ ہو۔ (صحیح بخاری، کتاب البیوع باب بیع التصاویر، حدیث: ۲۲۲۵)

اس حدیث سے کیمرے یا ہاتھ سے بنائی ہوئی تمام تصاویر کی حرمت واضح ہے کہ یہ جہنم میں جانے کا سبب ہے وہ کسی جلسے میں بنائی گئی ہو یا فنکشن میں بنائی گئی ہو۔ گھر، دکان، مکان یا کسی بھی جگہ میں اگر کوئی بھی تصویر آویزاں کر دی جائے۔ تو وہاں اللہ کی رحمت کے فرشتے داخل ہی نہیں ہوتے۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لاتدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة. فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس باب التصاویر، حدیث: ۵۹۴۹)

مسلمان بھائیو! شریعت نے اس چیز کو کس شدومد سے حرام قرار دیا اور ہم نے تبلیغ، میڈیا میں داخلے، تشہیر، اور دین اسلام کے نام پر ہی اسے جائز قرار دے دیا۔ فیاللعجب وتفکر

اللہ تعالیٰ ہمیں جرم عظیم سے محفوظ فرمائے۔ آمین

جماعت اہلحدیث کا ترجمان

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول

حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 56 ☆ شمارہ 21

3 رجب ☆ 1433ھ

25 مئی ☆ 2012ء

C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس: 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی

مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید

مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی

معاون مدیر : حافظ عبدالجبار مدنی

نائب مدیر انتظامی : مولانا عبداللطیف حلیم

منیجر: شہادت طور

0300-4583187

کمپوزنگ/ڈیزائننگ :وقار عظیم بھٹی

0300-4184081

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ النساء	6
مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان	8
استحکام پاکستان اور قادیانیت	12
اقوام متحدہ صیہونی ادارہ ہے	15
کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں؟	19

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے

سالانہ - 300 روپے

بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5

چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

کیا نیٹو سپلائی بحال ہو جائے گی؟

پارلیمنٹ کی متفقہ قرارداد کی قیمت پانچ ہزار ڈالر

آج سے تقریباً چھ ماہ قبل نیٹو فورسز نے سلالہ چیک پر حملہ کر کے پاکستانی مسلح افواج کے چوبیس افسران اور جوان شہید کر ڈالے۔ جبکہ بہت سے جوان زخمی ہوئے، پاکستان نے اس پر شدید احتجاج کیا مسلح افواج کے سربراہان سر جوڑ کر بیٹھے، دفاعی کمیٹی کے اجلاس میں اس پر شدید ردعمل کا اظہار کیا گیا اور پھر پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی کہ امریکہ پاکستان کے ہوائی اڈے خالی کردے، ڈرون حملے بند کردے، سلالہ چیک پوسٹ پر حملہ کرنے کی جسارت پر امریکہ معافی مانگے اور شہداء کا خون بہا ادا کیا جائے، جب تک امریکہ یہ مطالبات تسلیم نہیں کرتا اس وقت تک نیٹو افواج کی پاکستان کے لیے پاکستان کے راستے افغانستان کو سپلائی مکمل بند کردی جائے، چنانچہ امریکہ سے ہوائی مستقر بھی خالی کرا لیا گیا اور نیٹو کنٹینرز روک دیئے گئے، اسی دوران دفاع پاکستان کونسل جس میں اکثریت دینی جماعتوں کی تھی اس نے ملک بھر میں جلسوں کی شکل میں احتجاج شروع کردیا۔ لاہور، راولپنڈی، ملتان اور کراچی میں ایسے کامیاب جلسے ہوئے کہ حاضری کے اعتبار سے ماضی کے سارے ریکارڈ ٹوٹ گئے، عوام کا جوش اور ردعمل دیدنی تھا۔ ہر جگہ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر امریکہ کے خلاف اپنے غیظ وغضب کا اظہار کر رہا تھا۔ تمام سربراہان ہاتھوں کی زنجیر بنا کر عوام کو فروعی اختلافات بھلا کر ایک پلیٹ فارم پر اکھٹے ہونے کا ثبوت دے رہے تھے۔ حکومت کے اگر دل ودماغ کے کسی خفیہ گوشہ میں کوئی بدنیتی بھی تھی تو وہ بظاہر دور ہوگئی، حکومت کی پشت پر مسلح افواج، پارلیمنٹ دینی جماعتیں اور عوام کی طاقت تھی، حکومت وزراء اور وزیر اعظم بھی اکثر عوام کی ہاں میں ہاں ملاتے رہے، کیوں نہ ملائیں وزیر اعظم صاحب بھی جب عدلیہ سے آنکھ مچولی کھیلتے ہیں ان کا ایک ہی نعرہ ہوتا ہے کہ پارلیمنٹ سپریم ہے، ہم تو پارلیمنٹ کی مانیں گے اور اب تو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے متفقہ طور پر نیٹو کی سپلائی لائن بند کرنے کی قرارداد منظور کی تھی۔ امریکہ نے ابتداء میں سپلائی کی بندش کو اپنے لیے کافی مہنگا سودا محسوس کیا اور عندیہ دیا کہ وہ معافی مانگنے پر تیار ہے لیکن حکمرانوں کی ترجیحات اپنی ہوتی ہیں، شنید یہی ہے کہ حکمرانوں نے امریکہ سے معافی کے معاملے کو موخر کرنے کا مشورہ دیا، نیٹو سپلائی کے ساتھ ہی ڈرون حملوں میں کافی کمی آگئی تھی، رفتہ رفتہ حکمرانوں کے اعصاب جواب دینا شروع ہوگئے، سرتال ملانے والوں کے بیانات سپلائی کی بحالی کے حق میں آنے شروع ہوگئے۔ کرائے کے کالم نگاروں نے امریکہ کی طاقت سے ڈرانا شروع کردیا اور پھر ڈرامے کے سکرپٹ کے مطابق امریکی بیانات میں بھی سختی آنی شروع ہوگئی اور پھر امریکی ایوان نمائندگان میں پاکستان کی مالی امداد کی

بندش کی قرارداد بھی پیش کی گئی۔ ڈالروں کے نشے پر لگے ہوئے حکمرانوں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے، فوری طور پر طبلچیوں نے طبلے سنبھال لئے اور پاکستانی عوام کو ڈرانا شروع کر دیا کہ امریکی امداد کے بغیر آئندہ بجٹ نہیں بن سکے گا۔ مہنگائی کنٹرول نہیں ہو سکے گی، ہر وزیر مشیر دور کی کوڑی لانے لگا صاف نظر آرہا تھا کہ حکمران اب یوں ٹرن لینا چاہ رہے ہیں، ادھر ہیلری نے انڈیا کی سرزمین پر کھڑے ہو کر پاکستان کے حکمرانوں کو دھمکانا شروع کر دیا اور ہم تو مشرف دور سے ہی شہید امریکہ ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کے اوسان خطا کرنے کے لیے ایک ہی امریکی دھمکی کافی ہوتی ہے، چنانچہ بالآخر اس تنخواہ پر گزارہ کرنے والوں نے التجا آمیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا کہ نیٹو سپلائی کی بحالی کے لیے فی کنٹینر پانچ ہزار ڈالر راہداری اگر امریکہ ادا کر دے تو ہم بخوشی یہ سپلائی لائن بحال کر دیں گے۔ افغانستان میں نیٹو فوجیوں نے قرآن مجید کی بے حرمتی کی تھی جب افغانیوں نے امریکہ سے مطالبہ کیا کہ اس معاملے میں فوری معافی مانگی جائے ورنہ شدید ردعمل ہوگا۔ اوباما نے فوری طور پر معافی مانگی اور وعدہ کیا کہ آئندہ ایسا نہیں دہرایا جائے گا لیکن ہمارے حکمرانوں نے معافی تو در کنار پانچ ہزار روپے فی کنٹینر مانگے تو نیٹو افواج کے سربراہ نے فوراً کہا کہ یہ رقم بہت زیادہ ہے بالفاظ دیگر اپنی اوقات کے مطابق پیسے مانگو۔ ادھر امریکہ کے شہر شکاگو میں افغانستان کے مستقبل کے متعلق امریکہ نے تقریباً 60 ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس طلب کی۔ امریکہ نے کہا کہ افغانستان کے مستقبل کے بارے میں پاکستان کا نہ تو کوئی کردار ہوگا اور نہ ہی اسے شکاگو کانفرنس میں مدعو کیا جائے گا۔ یہ لمحہ حکمرانوں کے ڈوب مرنے کا تھا، جس امریکہ کی خاطر اپنے چالیس ہزار فوجی اور سویلین مروائے ساٹھ ارب ڈالر کا تجارتی نقصان اٹھایا پورے ملک میں خودکش دھماکے برداشت کئے اپنے ہی ملک میں اپنی ہی فوج سے حملے کروائے، لوگوں کو اپنے ہی وطن میں مہاجر بنا دیا ملک کا امن وامان اور معیشت سب کچھ تباہ کر ڈالا اور اسی امریکہ نے حکمرانوں کے منہ پر وہ طمانچہ رسید کیا کہ دن میں تارے دکھا ڈالے۔

لاڈلی سفیر شیری رحمان نے منتوں سماجتوں کی اخیر کر دی کہ کسی طرح ہمارے صدر صاحب کو دعوت نامہ ضرور بھیجیں اور پھر پوری دنیا کے اخباروں نے شیریں رحمان کی کوششوں کی کامیابی کی خبر دی۔ ادھر دعوت نامہ ملنے کی دیر تھی کہ صدر صاحب کے مشیروں نے اوباما سے ملاقات کی خبریں نشر کرنا شروع کر دیں کہ اوباما زرداری صاحب سے بہت اداس ہیں اور شکاگو میں ملاقات کے لیے بے چین ہیں، ان کے بے سرے شوروغوغا کو بالآخر وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے خاموش کرا دیا کہ اوباما صدر پاکستان سے ملاقات کے لیے وقت نہیں نکال سکتے۔ حکمرانوں سے مؤدبانہ سوال ہے کہ پارلیمنٹ کی بالادستی کا جو شوروغوغا شب وروز سنتے رہتے ہیں کیا پانچ ہزار ڈالر فی کنٹینر پارلیمنٹ نے کرایہ مقرر کیا ہے؟ کیا مؤقر پارلیمنٹ کی اتنی ہی اوقات ہے کہ اس کی متفقہ قرارداد پانچ ہزار ڈالر فی کنٹینر میں فروخت کر دی جائے؟ جب یہ قرارداد ایوان میں پیش کی جا رہی تھی تو (ن) لیگ نے خدشے کا اظہار کیا تھا کہ ماضی میں بھی وطن عزیز کی آزادی وخودمختاری کے لیے تم نے قراردادیں منظور کرائیں تھیں، ان کا حشر ہمارے سامنے ہے کہ جب حکمرانوں کی امریکہ سے سودے بازی ہو جاتی ہے تو پارلیمنٹ کی قراردادیں ردی کا کاغذ بن جاتی ہیں۔ وزیراعظم نے اسمبلی میں پورے ایوان کو یقین دلایا تھا کہ اب ایسا نہیں ہوگا۔ جناب وزیراعظم! صدر صاحب نے جو دعوت نامہ شیری کی ساری توانائیاں خرچ کرا کے حاصل کیا ہے اور اب حنا ربانی کھر کو بھی ساتھ لے گئے ہیں وہاں کانفرنس میں ان کی یا پاکستان کی کوئی عزت وتوقیر نہیں ہوگی؟ کانفرنس کے مندوبین کی غالب اکثریت صدر صاحب کے ساتھ ساتھ وطن عزیز پاکستان کو تبصرے سنائیں گے اور پانچ ہزار روپے نہیں بلکہ لنڈے بازار کے ریٹ پر نیٹو سپلائی بحال کرائیں گے۔ وہ اور حکمران ہوتے ہیں جو امریکہ جیسے ملک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکیں یا بل کلنٹن کے پانچ ٹیلیفونوں کی پرواہ نہ کریں اور پاکستان کو دولت سے مالامال کرنے کے لیے فوری اکاؤنٹ میں رقم بھیجنے کو بھی ٹھکرا دیں گے۔ وطن کی عزت وناموس کی خاطر اپنی حکومت کی قربانی دینے والے اور ہوتے ہیں، آپ سے قوم کیا توقع کر سکتی ہے؟ کہ شکاگو کانفرنس میں پاکستان کا کیا انجام کریں گے آپ تو وہاں اپنا ریٹ بھی اونچا نہیں کر سکیں گے۔ کیا اسی سبکی کے لیے دعوت نامہ حاصل کیا ہے۔ ادھر دفاع پاکستان کونسل پھر فعال ہو کر میدان میں اتر آئی ہے، پوری قوم کا مطالبہ ہے کہ نیٹو سپلائی بحال نہ کی جائے۔ آپ نے تو پاکستان کی مسلح افواج کے امیج کو بھی تباہ کر دیا ہے، کہ نیٹو سپلائی کی بحالی کے معاملے پر مسلح افواج کے سربراہ کو ملوث کرنے کا عندیہ دیا جا رہا ہے۔ امریکہ کی یہی پالیسی ہے کہ وہ لالچ دے کر پہلے حکمرانوں کو عوام سے دور کرتا ہے اور جب حکمران عوام کی نظروں سے گر جاتے ہیں تو پھر ان کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے وطن کے خلاف استعمال کرتا ہے اور پھر جب مشرف کی طرح ملامت کی آخری حدوں کو چھونے لگیں تو ایسے حکمرانوں کو خود ہی ذلت ورسوائی سے چلتا کرتا ہے، پرانی تاریخ نہیں مشرف سے ہی سبق حاصل کر لیں، اس ملک کی لوٹی ہوئی دولت اب اس کے لیے سانپ بن چکی ہے، جب سے اپنے ملک سے رسوائی کا ٹیکہ لے کر نکلا ہے واپسی کی تاریخیں ہی دیتا رہتا ہے۔ لیکن پاک سرزمین پر قدم رکھنا نصیب نہیں ہو سکتا امریکی مذدیت میں آپ تو مشرف کو بہت پیچھے چھوڑ چکے ہیں، حکمرانو! تمہارا عوام سے رشتہ کٹ چکا ہے، عوام امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جینا چاہتے ہیں، ہندوستان کو اپنا ازلی دشمن سمجھتے ہیں، تم امریکہ ہی نہیں بلکہ وطن عزیز کو اب ہندوستانی مذدیت میں بھی دینا چاہتے ہو، تحریک پاکستان کی چنگاری اس وقت شعلہ بنی تھی جب متعصب ہندو استادوں نے مسلمان بچوں کو سکولوں میں اپنا ترانہ ''بندے ماترم'' گانے پر مجبور کیا تھا، اب پاکستان کی سرزمین میں ایک ہندو حسینہ وزیراعظم کی موجودگی میں ''بندے ماترم'' اسلام آباد میں گا کر گئی ہے اور وزیراعظم صاحب اس کے حسن اور حسین آواز پر سر دھنتے رہے۔ کاش تمہیں تحریک پاکستان کے رہنماؤں اور کارکنوں کی شہادت کا ذرا احساس ہوتا تم نے تو نظریہ پاکستان اسلام آباد میں دفن کر دیا۔

الاستفتاء

حافظ عبدالغفار روپڑی

وراثت اور گروی کے مسائل

سوال نمبر: 1 کیا فرماتے ہیں مفتیان دین اس مسئلہ میں کہ میرا چھوٹا بھائی حکیم محمد زبیر حمید بن عبدالحمید فوت ہوگیا ہے وہ اپنے پیچھے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور ایک بیٹے کی بیوہ چھوڑ گیا ہے اور مرنے والے کا ایک بڑا بھائی مسمی قاسم حمید بقید حیات ہے ہم چاہتے ہیں حکیم محمد زبیر حمید مرحوم کا ترکہ قرآن وحدیث کے مطابق تقسیم کیا جائے لہٰذا ہماری رہنمائی کرتے ہوئے اس وارثت کی شرعی تقسیم بتلائیں تاکہ تمام ورثاء کو ان کا شرعی حق مل سکے۔ (سائل: قاسم حمید، لاہور)

سوال نمبر: 2 ایک آدمی کسی سے قرض لیکر اپنی زمین اس کے پاس گروی رکھ دیتا ہے اب وہ آدمی جس نے قرض دیا ہے وہ اس کی زمین کو استعمال کر سکتا ہے یا نہیں اگر استعمال کرسکتا ہے تو وہ کس صورت میں قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (سائل: خالد محمود صادق، کنگن پور)

جواب نمبر: 1...... الجواب بعون الوهاب: حدیث میں ہے ایک آدمی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جب میت کے ورثاء میں ایک بیٹی، پوتی، بہن ہو تو میت کا ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا تو عبداللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا کہ ''اقضی فیها بما قضى النبي ﷺ للابنة النصف ولابنة الابن السدس تكملة الثلثين ومابقى فللاخت'' کہ میں اس معاملہ میں وہ فیصلہ کرتا ہوں جو خود نبی ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو 3/6 اور پوتی کو 1/6 تاکہ قرآن کے حکم کے مطابق ''فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ'' 2/3 حصہ مکمل ہو جائے جو باقی بچے وہ بہن کو مل جائے گا۔ [بخاری شریف كتاب الفرائض باب ميراث ابنة ابن مع ابنة صفحه ۹۹۷]

صورت مسئولہ: میں بھی رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے مطابق میت کی وراثت اس طرح تقسیم ہوگی بیٹے کی بیوہ محروم رہے گی کل ترکہ سے بیٹی کو 3/6 اور پوتی کو 1/6 اور جو باقی بچے گا وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان ''فما بقى فلاولىٰ رجل ذكر'' ہر حصہ والے کو اس کا حصہ دینے کے بعد باقی بچنے والا ترکہ میت کے سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار مرد کو مل جائے گا۔

جواب نمبر: 2...... اللہ تعالیٰ نے چیز کو گروی رکھنا جائز قرار دیا ہے گروی رکھی گئی چیز حقیقت میں اس کے عوض دیئے گئے قرض کی ضمانت ہوتی ہے تاکہ قرض لینے والا مقررہ مدت میں قرض واپس کرے اگر وہ اس دوران قرض واپس نہیں کرتا تو مرتہین یعنی قرض دینے والا اس چیز کو فروخت کر کے اپنی رقم پوری کرلے اگر کچھ بچے تو وہ اصل مالک کو واپس مل جائیگی اگر کچھ کم ہو تو پھر گروی رکھی ہوئی چیز کا اصل مالک اس نقصان کو پورا کرے گا۔ کیونکہ بطور ضمانت رکھی گئی چیز صرف اس لیے ہوتی ہے تاکہ قرض میں دی گئی رقم کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے اس لیے اس سے انتفاع اٹھانا کسی صورت جائز نہیں چونکہ حدیث میں ہے كل قرض جر منفعة فهو ربا ہر وہ قرض جو فائدہ کا باعث ہو وہ سود ہے۔ [ارواء الغليل ج ۵ ص ۲۳۵ اسی طرح الممتع في شرح المقنع ج ۳ ص ۲۱۰ میں ہےکل قرض جرمنفعة فهو حرام ہر وہ قرض جو فائدہ کا باعث بنے وہ حرام ہے اس لیے قرض دی گئی رقم کے عوض کسی قسم کا فائدہ اٹھانا سود کہلائے گا اور وہ حرام ہوگا۔

صورت مسئولہ میں زمین کو گروی رکھ کر قرض لینا شرعاً جائز ہے لیکن مرتہین یعنی قرض دینے زمین سے کسی قسم کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ قرض کے عوض فائدہ اٹھانا رسول اللہ ﷺ نے حرام قرار دیا ہے اگر مرتہین گروی شدہ زمین سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو پھر اسے زمین کا مروجہ ٹھیکہ یا حصہ زمین کے اصل مالک کو دینا پڑے گا اگر وہ اس کے بغیر فائدہ حاصل کرے تو وہ سود اور حرام ہوگا۔ هذا ما عندي والله اعلم بالصواب.

مولانا فضل الرحمٰن ازہری حفظہ اللہ کی اہلیہ کا انتقال

مولانا فضل الرحمٰن ازہری (خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث سنت نگر، لاہور) کی اہلیہ محترمہ شدید علالت کے بعد 8 مئی 2012ء بروز منگل کو انتقال کرگئیں انا لله وانا اليه راجعون. مرحومہ نیک سیرت، خوش اخلاق، مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا فضل الرحمٰن ازہری صاحب نے خود پڑھائی، نماز جنازہ میں اہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

علاوہ ازیں جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور سے قاری فیاض احمد ودیگر طلباء نے ایک وفد کی صورت میں جنازہ میں شرکت کی۔

ادارہ مولانا صاحب کے غم میں شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

تفسیر سورۃ النسآء

(قسط نمبر26) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْھًا فَنَرُدَّھَا عَلٰٓی اَدْبَارِھَآ اَوْنَلْعَنَھُمْ کَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَکَانَ اَمْرُاللّٰہِ مَفْعُوْلًا٭اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُاَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُمَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِافْتَرٰٓی اِثْمًاعَظِیْمًا٭

''اے لوگو! جو کتاب دیئے گئے ہو ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جو اتاری ہم نے وہ تصدیق کرتی ہے اس کی جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے ہم مٹا دیں (تمہارے) چہروں کو پھر ان کو ان کی پچھلی طرف الٹا دیں یا ان پر لعنت کریں جیسا کہ ہم نے لعنت کی تھی ہفتہ والوں پر اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے۔(۴۷) یقیناً نہیں اللہ معاف کرے گا یہ کہ شرک کیا جائے اس کے ساتھ اور اس کے سوا وہ معاف کرتا ہے ہر (گناہ) کو جس کو وہ چاہتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تو یقیناً اس نے بہت بڑے گناہ کا بہتان باندھا۔'' (۴۸)

مشکل الفاظ کے معانی:

اَنْ نَّطْمِسَ:	کہ ہم مٹا دیں	فَنَرُدَّ:	پھر ہم الٹا دیں
السَّبْتِ:	ہفتہ کا دن	مَادُوْنَ:	علاوہ
اِفْتَرٰی:	بہتان باندھا		

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیت میں یہود کی قبیح عادات کا ذکر تھا، اس مقام پر یہود کو ان قبیح عادات کو ترک کرتے ہوئے ایمان قبول کرنے کی دعوت دی گئی ہے

التوضیح:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْھًا فَنَرُدَّھَا عَلٰٓی اَدْبَارِھَآ اَوْنَلْعَنَھُمْ کَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَکَانَ اَمْرُاللّٰہِ مَفْعُوْلًا٭

اللہ تعالیٰ نے یہود کو براہ راست خطاب کر کے فرمایا کہ جو کتاب ہم نے رسول اللہ ﷺ پر نازل کی ہے وہ تمہاری کتاب تورات اور موسیٰؑ کی شریعت کی تصدیق کرنے والی ہے۔ اس لیے تمہیں چاہیے کہ تم اس کتاب (قرآن مجید) پر ایمان لے آؤ اپنے حسد، بغض اور سازشوں کو ترک کردو اور ایک اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤ اسی میں تمہاری بھلائی اور خیر خواہی ہے اگر تم اس پر ایمان نہ لائے تو ہم تمہارے چہروں کو بگاڑ کر تمہاری پیٹھوں کی طرف پھیر دیں گے یعنی تمہاری آنکھوں کو تمہاری گدی پر لگا دیا جائے گا اور تم الٹے پاؤں چلنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔

آیت مبارکہ اور کعب بن احبارؓ:

ابو مسلم خلیلی کعب بن احبارؓ کے استاد تھے وہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کی تاخیر پر ملامت کرتے رہتے حتیٰ کہ کعب بن احبارؓ ان کے بھیجے پر مدینہ منورہ پہنچے تا کہ وہ آپ کو دیکھیں کہ واقعتاً آپ میں تورات میں موجود علامتیں پائی جاتی ہیں۔ جب کعب بن احبارؓ مدینہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْھًا فَنَرُدَّھَا عَلٰٓی اَدْبَارِھَآ اَوْنَلْعَنَھُمْ کَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ وَکَانَ اَمْرُاللّٰہِ مَفْعُوْلًا٭

وہ یہ آیت سننے کے بعد خود فرماتے ہیں: فَبَادَرْتُ الْمَآءَ اَغْتَسِلُ وَاِنِّی اَنْ اَمَسَّ وَجْھِی مَخَافَۃَ اَنْ یُطْمَسَ ثُمَّ اَسْلَمْتُ ''میں جلدی سے پانی کی طرف گیا اور غسل کیا اور چہرے کے بگڑ جانے کے خوف سے میں مسلمان ہو گیا۔''

(تفسیر ابن ابی حاتم ج۳ ص ۵۱ رقم الحدیث 5452)

یہود اور عذاب کی وعید:

دنیا میں یہ اصول مسلم ہے کہ اگر جرم سنگین ہو تو اس کی سزا بھی سنگین ہوتی ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو وعید فرمائی کہ تمہارے جرائم اتنے شدید ہو چکے ہیں کہ تمہیں وہی سزا دی جائے جو زمانہ داودی میں اَصْحٰبَ السَّبْتِ (ہفتہ کے دن میں نافرمانی کرنے والوں) کو دی گئی تھی کہ ان کی شکلوں کو تبدیل کر کے انہیں بندر بنا دیا گیا یا پھر تم پر دوبارہ غلامی اور رسوائی کو مسلط کر دیا جائے گویا کہ یہ ایک پیشین گوئی تھی جو دور نبوی ﷺ اور عہد فاروقیؓ میں پوری ہوئی کہ یہ لوگ مدینہ سے جلاوطن کئے گئے، اپنے چولہوں اور چکیوں کو سر پر اٹھا کر انہیں جلاوطن ہونا پڑا۔ پھر فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ یہود اور نصاریٰ توحید پرست ہونے کا دعویٰ کرتے لیکن وہ دونوں ہی شرک کی موذی مرض میں مبتلا تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں شرک جیسی مہلک مرض کو ترک کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ اسی شرک کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا جرم قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ اور یہ ایک ایسا جرم ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ بغیر سچی توبہ کے معاف نہیں فرماتے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: مَنْ مَّاتَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ۔ ''جو حالت شرک میں فوت ہوا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الجنائز باب ومن کان آخر کلامہ لااله الاالله ج۷ ص٤٤ رقم الحدیث 1238)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے گناہوں میں سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ عرض کی گئی ضرور بتلائیں فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر فرمایا کہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، آپ ان کلمات کو مسلسل دہراتے رہے یہاں تک کہ میں (صدیق اکبرؓ) نے کہا کہ آپ ﷺ خاموش نہیں ہوں گے۔ (بخاری بشرح الکرمانی کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر ج۲۱ ص۱۲۱ رقم الحدیث 5976)

استغفار الٰہی اور مشرک:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سب سے کم عذاب والے دوزخی سے فرمائے گا کہ اگر زمین کی تمام دولت تیرے پاس ہوتی تو کیا تو اس عذاب سے نجات پانے کے لیے ان سب کو دے دیتا؟ وہ عرض کرے گا ہاں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تجھ سے بہت زیادہ آسان چیز کا سوال کیا تھا اور تو اس وقت آدمؑ کی پیٹھ میں تھا کہ میرے ساتھ شرک نہ کرنا لیکن تو نے انکار کیا اور شرک سے باز نہ آیا (بخاری بشرح الکرمانی کتاب احادیث الانبیاء باب خلق آدم ج۱۳ ص۱۸٤ رقم الحدیث ۳۳۳٤)

اعمال اور سبب ضیاع:

شرک ایک ایسی مہلک مرض ہے جس سے جنت حرام اور جہنم واجب ہو جاتی ہے اور انسان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے انبیاءؑ کا تذکرہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں وَلَوْ اَشْرَکُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ''کہ اگر یہ انبیاءؑ بھی شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔'' (الانعام:۸۸)

بے فائدہ ایمان:

اگر ایمان کے ساتھ شرک کی آمیزش ہو تو وہ ایمان انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ''کہ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان میں انہوں نے ظلم (شرک) کی آمیزش نہیں کی ایسے لوگوں کے لیے ہی امن ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں'' (الانعام:۸۲)

وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اللہ تعالیٰ کے اختیارات لامحدود ہیں جن کو محدود نہیں کیا جا سکتا لیکن بعض امور میں اس کے فیصلے ہیں اس لیے انسان کو اس کے اختیارات اور فیصلے میں فرق کرنا چاہیے۔ شرک کے متعلق فیصلہ یہ ہے کہ وہ شرک کو بغیر توبہ کے معاف نہیں کرے گا، شرک کے بغیر اللہ تعالیٰ جس شخص کے لیے چاہیں گے اسکے بقیہ گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً ''جو شخص مجھ سے زمین کے برابر گناہوں کے ساتھ ملے لیکن اس نے میرے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کیا ہو تو میں اس کے ساتھ اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملوں گا (مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر ج۹ جزء ۱۷ ص۱۲ رقم الحدیث ۲٦۸۷)

پھر فرمایا: وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا o کہ جس شخص نے بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اس نے بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کیا۔

اخذ شدہ مسائل:

1۔ اہل کتاب کو عذاب آنے سے پہلے پہلے قبول ایمان کی دعوت دی گئی۔
2۔ ہفتہ کے دن نافرمانی کرنے والے یہود پر اللہ کی لعنت پڑی۔
3۔ حالت شرک میں مرنے والے کی مغفرت کسی صورت نہ ہوگی۔
4۔ شرک کے علاوہ بقیہ گناہوں کو اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا۔ 5۔ شرک گناہ عظیم اور بہت بڑا بہتان ہے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کی مجلس شوریٰ کی خدمت میں

حافظ صلاح الدین یوسف

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی پہ معاف
آج کچھ درد مرے دل میں ہوا ہوتا ہے

11 مئی 2012ء کے ہفت روزہ اہلحدیث لاہور میں مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ کے فیصلے جوڈیرہ غازی خاں میں 15اپریل کومنعقد ہوئی، شائع ہوئے ہیں اس میں فیصلہ 13,12,11,10,9 نرم سے نرم الفاظ میں نہایت نامناسب مسلکی مفادات سے متصادم اور ایک ہی مسلک کی حامل تنظیموں کے درمیان اتحاد ویکجہتی، ہم آہنگی ورواداری اور قربت ویگانگی پیدا کرنے کے دعوت کے یکسر منافی ہیں

اہلحدیث کی سب سے پہلی دعوت واعتصموا بحبل الله جميعا ولاتفرقوا ہے۔اسی لیے حبل اللہ (قرآن وحدیث) سے کٹ کر جن گروہوں اور فرقوں نے اپنی الگ راہیں بنائی ہیں اور عقیدت ومحبت کے دوسرے محور قرار دیے ہیں، ان سے ہماری مستقل جنگ ہے اور یہ جنگ آج سے نہیں ہے صدیوں سے چلی آرہی ہے اور شاید صبح محشر تک قائم رہے۔ لیکن مذہبی ہم آہنگی کوفروغ دینے اور اہل دین کہلانے والوں کے درمیان قربت واتحاد پیدا کرنے کے لیے مرکزی جمعیت اہلحدیث اپنی سی کوششیں کرتی رہی ہے۔آج بھی کررہی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی جبکہ یہ دعویداران مذہب اور اہل دین کہلانے والے اصل دین (قرآن وحدیث) سے دور ہیں۔کچھ یکسر دور ہیں، کچھ نے شرک وبدعت کا نام دین رکھا ہوا ہے اور کچھ بلطائف الحیل دور ہیں، ان سب نے یقیناً لبادہ دین ومذہب کا اوڑھا ہوا ہے لیکن ان سب کی آستینوں میں خنجر چھپے ہوئے ہیں جن سے وہ اصل اسلام کوبھی لہولہان کرتے ہیں اور اہل حق پربھی وار کرتے رہتے ہیں ان کی یلغار باطل سے اہل توحید واہل حق کے سینے چھلنی ہیں، دل فگار ہیں اور قلم خون چکاں ہیں۔

کیا شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ، میاں محمد جمیل حفظہ اللہ، جماعۃ الدعوۃ سے مسلک اور مرکزی جمعیت اہلحدیث کے نظم سے نکل جانے والے علمائے کرام وخطبائے عظام اتنے بڑے مجرم بن گئے ہیں کہ ان سے ربط وتعلق کوشجر ممنوع قرار دیا جارہا ہے؟ اور ان سے تعاون کرنے سے بھی گریز کرنے کا نادر شاہی فرمان جاری کیا جارہا ہے؟

کیا مرکزی جمعیت اہلحدیث کے نظم سے علیحدگی یاان کے نظریہ جمہوریت سے علمی اختلاف یاان کے طرز سیاست یاان کی نوازشریف کی پالیسیوں کی جاوبے جااور غیرمشروط حمایت کی پالیسی سے اختلاف اتنا بڑا جرم بن گیا ہے کہ ان کے مقابلے میں صنم پرست مذہب فروش اور اہل حق کے خلاف دشنہ وخنجر آستینوں میں پنہاں رکھنے والے تو دوست ہیں، قربت و محبت کے مستحق ہیں اوران کے اسٹیجوں پرتو جایا جاسکتا ہے اوران کوبھی اپنے اسٹیجوں کی رونق بنایا جاسکتا ہے لیکن مذکورہ علماء قطعاً اس بات کے مستحق نہیں ہیں کہ ان کی علمی، دعوتی اور تبلیغی ومسلکی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے فاناللہ وانااليه راجعون.

غالب کوبھی شاید اسی قسم کے غم واندوہ میں ڈوبے ہوئے لمحات سے واسطہ پڑا ہوگا جب ان کے نادرہ روزگار دماغ سے یہ اشعار نکلے۔

ناطقہ سر بگریباں ہیں اسے کیا کہیے
خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھیے

یا

حیراں ہوں دل کوڑوں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

اس سے بھی آگے بڑھیے! مرکزی جمعیت اہلحدیث کی مجلس شوریٰ میں نوازشریف کی حمایت کی پالیسی پربھی بحث ہوئی اور اکثریت نے اس کوجاری رکھنے کی حمایت کی۔لیکن اب سخن گسترانہ طور پر بات مقطع میں آپڑی ہے تو ہم عرض کریں گے کہ نوازشریف کی حمایت کے پس پردہ کارفرما جذبہ صرف چندسیٹوں کاحصول ہے ورنہ اس کی حمایت میں اسلام کا مفاد یامسلکی مفاد حتیٰ کہ ملکی مفاد بھی نہیں ہے کیونکہ وہ پاکستان میں اسلام کے نفاذ کا کوئی داعیہ یا جذبہ نہیں رکھتا ہے۔مسلکی لحاظ سے بھی اس سے کسی خیر کی توقع نہیں بلکہ اس کے برعکس ہی اس نے کام کیے ہیں۔

لاہور میں شرک کے سب سے بڑے اڈے کواس نے توسیع دی اور قومی خزانے کونہایت بے دردی سے غیراللہ کی پوجاپاٹ کو پرکشش بنانے

پر صرف کیا اور آئندہ بھی وہ یہی کچھ کرے گا۔ اس قوم کی تعلیم و تربیت کی بابت بھی اس سے کوئی اچھی امید وابستہ نہیں کی جاسکتی۔ شہباز شریف نے اپنے حالیہ اقدامات میں انگریزی کو پہلی جماعت سے لازم قرار دے کر تمام سرکاری اسکولوں کو بھی انگلش میڈیم میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ اقدام بچی کھچی اسلامی اقدار و روایات کو بھی بہالے جانے کا اور مغربی تہذیب و تمدن کے بڑھتے ہوئے طوفان کو سونامی میں تبدیل کر دے گا اور مغربی افکار و نظریات کا قوم کو نخچیر بنادے گا۔

ابھی تھوڑا عرصہ قبل ہی پنجاب اسمبلی میں ایک قرارداد کے ذریعے سے تعلیمی اداروں میں ثقافت کے نام پر ناچ گانوں کی محفلوں کے انعقاد پر پابندی لگائی تو دوسرے روز ہی اسمبلی میں دل دادگان ثقافت (کثافت) اور بے حیائی کے داعیوں نے اس کے خلاف شورِ قیامت برپا کر دیا اور اس قرارداد کو ختم کروا کر اس بے حیائی کو جاری رکھنے کی قرارداد پاس کروائی اور وزیر اعلیٰ شہباز شریف صاحب جو پہلی قرارداد کو، جو اسلامی تعلیمات کے مطابق تھی، برقرار رکھوانے کے اختیارات سے بہرہ ور تھے لیکن وہ دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنے رہے۔ کیا ان ابنائے شریف سے شرافت کی اور قوم کی صحیح تعلیم و تربیت کی امید کی جاسکتی ہے؟ نواز شریف کی سیاست ملکی مفاد کے بھی مطابق نہیں۔

اس وقت دو بڑے مسئلے ملک وملت کے مفاد کے لیے بڑے اہم ہیں۔ ایک امریکہ کی غلامی سے آزادی اور نام نہاد دہشت گردی کے خلاف (جو دراصل جہاد کے خلاف ہے) سے یکسر علیحدگی۔ دوسرا مسئلہ پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت سے مستقبل قریب میں انتخابات کے ذریعے سے گلو خلاصی ہے، جس نے پرویز مشرف کی امریکہ نواز پالیسی کو جاری رکھا ہوا ہے کرپشن کے ذریعے سے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں اور چار سال سے لوڈ شیڈنگ کا مسئلہ حل نہ کر کے ملک کی معیشت کا بیڑا غرق کر دیا ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ کوئی لاینحل مسئلہ نہیں ہے ملک و قوم کا درد رکھنے والی حکومت چند مہینوں میں اس کو حل کر سکتی ہے۔ نواز شریف کی موجودہ سیاست سے قطعاً یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ اس سے یہ دو بڑے مسئلے حل ہو سکیں گے۔

جہاں تک امریکہ کی غلامی اور جہاد اور اہل جہاد کے خلاف اس کی جنگ کا تعلق ہے، نواز شریف کو موجودہ حکومت کی طرح اس سے اختلاف نہیں ہے۔ پرویز مشرف سے پہلے نواز شریف نے اپنی وزارت عظمیٰ کے پہلے دور میں پاکستان میں صرف امریکی سفیر کے کہنے پر ہی پشاور اور اس کے گرد و نواح میں مقیم سارے عرب مجاہدین کو پکڑ کر ایک بڑے مکان میں محبوس کر دیا تھا۔ خود راقم الحروف نے بھی علمائے کرام کے ایک وفد کے ساتھ پشاور جا کر ان عرب مجاہدین سے ملاقات کی تھی اور ان سے ہمدردی و محبت کا اظہار کیا تھا۔

پرویز مشرف کے بعد موجودہ حکومت نے دہشت گردی کے نام سے جہاد کے خلاف امریکی جنگ میں ملک و قوم کے مفاد کو داؤ پر لگا رکھا ہے، نواز شریف نے بھی اس پالیسی کی حمایت جاری رکھی ہوئی ہے اور اس کے خلاف کبھی بیان نہیں دیا اور نہ کبھی اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اقتدار میں آکر اس نام نہاد جنگ سے پاکستان کو الگ کر دے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نواز شریف کو اقتدار میں آنے کا موقع ملا تو پرویز مشرف اور موجودہ حکومت کی یہ پالیسی جاری رہے گی۔ جبکہ اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ملک کو امریکہ کی اس غلامی سے بلا تاخیر نکالا جائے لیکن نواز شریف کی سیاست اس عزم سے خالی ہے۔

دوسرا اہم مسئلہ ملک کو پیپلز پارٹی کے اقتدار سے بچانا ہے، نواز شریف کی موجودہ سیاست سے یہ امید نہیں کہ آئندہ انتخابات میں پیپلز پارٹی کو شکست دی جاسکے بلکہ اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ پیپلز پارٹی پھر میدان مارے اور ملک وملت کو تباہ کرنے والی اس حکومت کا تسلسل جاری رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے ساتھ ق لیگ کی اکثریت ہے۔ ایم کیو ایم بھی اس کے ساتھ اور دیگر اتحادی جماعتیں بھی ہیں، دوسرے جھرلو پھرنے کا پورا خطرہ موجود ہے۔

اس کے مقابلے میں دوسری طرف صورت حال یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کے مخالف ووٹ آپس میں تقسیم ہو کر بے حیثیت ہو جائیں گے، جماعت اسلامی ہے، جمعیت علمائے اسلام ہے، جمعیت علمائے پاکستان ہے سنی کونسل اور دیگر اس طرح کی چھوٹی چھوٹی متعدد تنظیمیں ہیں، تحریک انصاف وغیرہ ہیں، آزاد امیدوار ہیں، یہ سارے ووٹ مل کر تو پیپلز پارٹی سے بڑھ سکتے ہیں لیکن علیحدہ علیحدہ رہنے سے یہ غیر مؤثر ہو جائیں گے اور پیپلز پارٹی کا تسلط برقرار رہے گا اور اس کے برقرار رہنے کا مطلب ملک و ملت کی تباہی کے سفر کا اور امریکہ کی غلامی کا جاری رہنا ہے۔

اگر نواز شریف کے دل میں ملک کو پیپلز پارٹی سے نجات دلانے کا سچا جذبہ ہوتا تو اس کا حل یہ تھا کہ وہ سب سے پہلے چوہدری برادران سے مفاہمت کا راستہ اختیار کر کے ق لیگ کو پیپلز پارٹی کی جھولی میں جانے سے روکتے۔ اسی طرح دوسری لیگوں کو بھی اپنے ساتھ ملاتے، دوسرے نمبر پر پی پی کی مخالف تمام مذہبی جماعتوں کو اپنے ساتھ ملانے کی مخلصانہ کوشش کی جاتی

اور یہ سعی کی جاتی کہ پیپلز پارٹی کے مخالف سارے ووٹ صرف ایک امیدوار کے حق میں استعمال ہوں، آپس میں تقسیم ہوکر بے حیثیت نہ ہو جائیں، اس صورت میں تحریک انصاف سے بھی زیادہ خطرہ نہ رہتا۔ موجودہ صورت میں تحریک انصاف سے بھی خطرات ہیں۔ جس طرح اس سے پہلے قاضی حسین احمد نے اسلامک فرنٹ کے نام سے ایک تیسری قوت کا جھانسہ دے کر نواز شریف کے پیٹ میں چھرا گھونپا تھا اور پی پی کو کامیاب کرایا تھا، یہی خطرہ اب تحریک انصاف سے بھی ہے۔

اس اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو نواز شریف کے اندر اپنی انا کے مقابلے میں جس طرح ملک وملت کے مفاد کے جذبے کی کمی ہے وہاں دوسری طرف عقل وتدبر کا بھی فقدان ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً وہ پی پی کے مقابلے کے لیے ان خطوط پر کام کرتے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اور ملک وملت کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر اپنی انا کو اور ذاتی اختلافات کو نظر انداز کر دیتے۔

اب بھی وقت ہے کہ وہ اپنے موقف پر نظر ثانی کریں، اسی طرح ان افراد اور تنظیموں کی بھی ذمہ داری ہے جو سیاست میں ان کے ہم قدم ہیں کہ وہ نواز شریف کو اس راستے کی طرف لائیں جس پر چل کر امریکہ کی غلامی سے بھی ملک بچ جائے اور پی پی کی نااہل اور بدترین حکومت سے بھی نجات مل جائے۔ بصورت دیگر بقول سعدیؒ

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
ایں راہ کہ تومی روی بہ ترکستان است

موجودہ صورت حال میں نواز شریف کی حمایت کا مطلب:

☆......شرک وبدعت کی حمایت ہے۔ مغربی تہذیب وتمدن کے فروغ کی حمایت ہے۔

☆......امریکی غلامی کو جاری رکھنے کی حمایت ہے۔

☆......جہاد اور مجاہدین کے خلاف کافر طاقتوں کی یلغار کی حمایت ہے۔

☆......ملک وملت کی غدار پارٹی کو دوبارہ مسلط رکھنے کی حمایت ہے۔

☆......کیا مرکزی جمعیت اہلحدیث کا منشور ان حمایتوں کی تائید کرتا ہے؟

☆......کیا اس کے قائدین اور اکابرین کی سرگرمیوں کا محور مذکورہ امور ہی کی حمایت ہے؟

☆......کیا مسلک اہلحدیث میں ان حمایتوں کی گنجائش ہے؟

ان سب کا جواب تو یقیناً نفی ہی میں دیا جائے گا لیکن نفی میں جواب دینے سے نفی تو نہیں ہو جائے گا۔ اصل چیز تو وہ طرز عمل ہے جس سے مذکورہ امور کی تائید ہوتی ہے، ورنہ کون ہے جو یہ اقرار کرے کہ وہ شرک و بدعت کا ارتکاب کر رہا ہے۔ کیا پی پی یہ اقرار کر سکتی ہے کہ وہ ملک وقوم کے مفادات کے خلاف کام کر رہی ہے؟ نہیں، زبان سے کوئی بھی نہیں کہے گا کہ وہ شرک وبدعت میں ملوث ہے۔ پی پی کا کوئی فرد نہیں کہے گا کہ اس کے حکمران کرپٹ اور نااہل ہیں۔ ان تمام چیزوں کا پتہ انسانوں کے طرز عمل، اقدامات اور پالیسیوں سے چلتا ہے۔ تخم حنظل بو کر کوئی بھی یہ امید نہیں رکھتا کہ یہاں نخلستان اگ آئے گا بلکہ وہی اگے گا جس کی کاشت ہوگی۔

گندم از گندم بروید جوز جو
از مکافات عمل غافل مشو

بنابریں، ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ شوریٰ کی اکثریت نے نہ بالغ نظری کا ثبوت دیا ہے اور نہ دینی وسیاسی شعور کا۔ رہی بات اکثریت کی؟ یہ کوئی شرعی دلیل نہیں ہے کہ جس طرف لوگ زیادہ ہوں وہ حق ہو اور دوسرا باطل، بلکہ بالعموم معاملہ اس کے برعکس ہی ہوتا ہے خود مسلک اہلحدیث کیا ہے؟ کیا وہ دیگر مسالک میں اکثریت کے اعتبار سے حق ہے یا دلائل کے اعتبار سے حق ہے؟

علاوہ ازیں دینی وسیاسی تنظیموں کی مجلس شوریٰ کیا ہے؟ باخبر لوگ اس حقیقت سے پوری طرح آشنا ہیں کہ وہ ربڑ سٹیمپ (انگوٹھا چھاپ) سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ مقتدر حضرات جو فیصلہ کرنے کی ٹھان لیں، شوریٰ کے ارکان کی اکثریت کی حیثیت ایسی ہوتی ہے کہ وہ نہ افکار کی اہلیت رکھتی ہے اور نہ اختلاف کی جرأت سے بہرہ ور۔ ان کا کام ہاں میں ہاں ملانے کے سوا کچھ نہیں ہوتا اور یہی وصف ان کا شوریٰ کا ممبر ہونے کی اہلیت کا معیار بھی ہوتا ہے اور یہ بھی ہمارے تجربہ مشاہدہ کا حصہ ہے کہ ان تنظیموں میں سے بعض دفعہ امیر، صدر اور سربراہ تگڑا ہوتا ہے اور بعض دفعہ ناظم اعلیٰ جو کسی بھی لحاظ سے تگڑا ہو، وہی سب کچھ ہوتا ہے باقی سب اس کے تابع مہمل۔ حتیٰ کہ اگر ناظم اعلیٰ مرد آہن قسم کا ہوتا ہے تو وہاں شوریٰ سمیت امیر بھی اس کی پالیسی سے انحراف کی جرأت نہیں کرتا۔

یہ ہماری آنکھوں دیکھی بات ہے کہ ضیاء الحق کی مخالفت میں اہلحدیث کے ایک دھڑے نے بے دینوں کے ٹولے ایم آر ڈی کے ساتھ رشتہ محبت اور سیاسی ہم نوائی کا تعلق جوڑا، اسی طرح ایم آر ڈی میں بے نظیر کی پارٹی بھی تھی۔ اس وقت اس اہلحدیث گروپ نے ایم آرڈی کے پلیٹ فارم سے بے نظیر کی حمایت کی اور اس میں لطیفہ یہی تھا کہ ... کا ناظم اعلیٰ تگڑا تھا، اس نے اپنے امیر سمیت اپنے گروپ کے ... علمائے

کرام ضیاء الحق کی مخالفت اور بے نظیر کی حمایت پر لگا دیا۔ سیاست اور قیادت کے میدانوں میں شب وروز یہ تماشے ہور ہے ہیں اور شاید ہوتے ہی رہیں گے، اسی کا ایک مظاہرہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ نے بھی کیا ہے۔ جس پر علالت کے باوجود طبیعت بے قرار ہوگئی اور یارائے صبر نہ رہا اور یہ سطور بے اختیار نوک قلم پر آگئیں۔

الحمدللہ! راقم الحروف کا دل ہر قسم کے بغض وعناد سے پاک ہے، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے اکابر تو کجا اصاغر کے بارے میں بھی دل میں کدورت کا کوئی شائبہ تک نہیں۔ راقم الحروف مسلک اہلحدیث کا ایک ادنیٰ خادم اور بلا امتیاز مسلک کے تمام علماء وخطباء اور قائدین کا کفش بردار ہے، اس مضمون کا محرک بھی اس داعیے کے سوا کوئی نہیں کہ اس مسلک کے حاملین، بالخصوص قائدین ایسا غلط فیصلہ نہ کریں جو ہمارے مسلک کے خلاف ہو، ہماری دعوت اتحاد کے خلاف ہو اور ملک وملت کے مفادات کے خلاف ہو۔ دوسرا محرک یہ ہے کہ اہلحدیث تنظیمیں اگر ایک نہیں ہوسکتیں تو کم ازکم تنظیمی اختلاف میں یہ شرارت وغلو تو ان کے اندر نہ ہو کہ اپنے ازلی دشمنوں اور بیگانوں کے ساتھ تو وہ ہم نوالہ وہم پیالہ ہوں لیکن اپنوں کے ساتھ یہ نفرت کہ ان کو تبلیغ ودعوت کے لیے بھی اپنے اسٹیجوں پر مت بلاؤ۔

ان ھی الا قسمة ضیزی　　　والله علی ما نقول شھید○

ایک ضروری وضاحت:

مذکورہ فیصلے کی تائید میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ مسلکی جماعتوں کے کارکنان مرکزی جمعیت اہلحدیث کے خلاف باتیں کرتے رہتے ہیں اس لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے لیکن اتنے بڑے فیصلے کے لیے یہ معقول عذر نہیں ہے۔

جب تنظیمی اختلاف کی وجہ سے الگ دھڑا قائم ہوتا ہے تو ناسمجھ اور جذباتی قسم کے کارکنان کی طرف سے ایسا ہوتا ہی ہوتا ہے لیکن اول تو یہ یک طرفہ نہیں ہوتا دونوں طرف کے کچھ کارکنوں کی طرف سے ہی ہوتا ہے، اس کا حل صبر وتحمل کے سوا کچھ نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس قسم کی شکایات مرکزی قائدین تک پہنچانی چاہییں تاکہ ان کا ازالہ کیا جاسکے۔ اتنی سی بات اس بات کا جواز نہیں بن سکتی کہ قربت ویگانگت کی راہیں تلاش کرنے کے بجائے تلخی وکشیدگی میں اضافے کو پالیسی بنا لیا جائے۔ ہم مسلک سے محبت کی بجائے نفرت وعداوت کو شعار بنا لیا جائے اور راہ کے کانٹوں کو صاف کرنے کے بجائے کانٹوں کی فصل بودی جائے۔

وما علینا الا البلاغ المبین○

دینی اور عصری علوم کے حسین امتزاج کا منفرد ادارہ

مرکز ابن مسعود الاسلامی

(ابن مسعودؓ اسلامک سنٹر)

اعلان داخلہ

والدین اپنے بچوں کے روشن مستقبل اور بہترین تعلیم وتربیت کیلئے مرکز ابن مسعود الاسلامی کا انتخاب فرمائیں۔

محدود نشستیں

خصوصیات وامتیازات

⊙ پانچ سالہ درس نظامی ⊙ گریجوایشن (لازمی) ⊙ کمپیوٹر تعلیم ⊙ محنتی اور قابل سٹاف ⊙ پرسکون اور صاف ستھرا تعلیمی ماحول

⊙ نحو وصرف کے اجراء اور ادب وانشاء کی طرف خصوصی توجہ ⊙ عصری علوم میں 90 فیصد رزلٹ ⊙ بہترین معیاری قیام وطعام کا انتظام ⊙ لوڈشیڈنگ کا متبادل انتظام

⊙ طلباء کی تقریری وتبلیغی تربیت کیلئے ہفتہ وار بزم ادب اور ماہانہ مناظرہ ومقابلہ جات کا اہتمام ⊙ پہلے بیچ میں 31 طلباء کی خوش اسلوبی سے کامیاب فراغت

⊙ نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کے لیے خصوصی انعامات ⊙ وفاق المدارس کے امتحانات کا اہتمام

میٹرک پاس یا میٹرک کے امتحان سے فارغ طلباء داخلہ کے اہل ہیں۔

داخلہ 30 مئی 2012ء تک جاری رہے گا۔

رابطہ ایڈریس

(المدیر) مولانا محمد شفیق مدنی

J3/504 جوہر ٹاؤن نزد ایکسپو سنٹر لاہور

0300-4458717, 0331-4597493

استحکام پاکستان اور قادیانیت

حافظ محمد بلال ربانی سمبڑیال

قسط نمبر 1

قادیانی گروہ کا آغاز مرزا غلام احمد قادیانی سے ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی کی ساری زندگی سے قطع نظر مرزا قادیانی جس کی تحریریں اس بات کی شاہد ہیں کہ مرزا کے آباء واجداد ہر دور میں حاکمان وقت کے خادم رہے ہیں اور اسی خوبی کی بناء پر مرزا قادیانی بھی منظر عام پر آئے تا کہ اپنی وفاداری کو ثابت کر کے انگریز حکومت کی خوشنودی کے حصول کو مقصد بنا کر کھوئی ہوئی مراعات حاصل کی جا سکیں۔ مرزا قادیانی کا انگریز حکومت سے کیا تعلق تھا اور مرزا انگریزوں سے کیا چاہتے تھے اور انگریز حکومت مرزا کو کس مقصد کے لیے استعمال کر رہی تھی اس کی تفصیلات آپ ہفت روزہ اہلحدیث کے گزشتہ شماروں میں میرے شائع ہونے والے مضمون ''قادیانی تحریک کا پس منظر'' میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ یہاں پر ہمارا جو موضوع ہے ہم اس کے لحاظ سے دیکھتے ہیں قادیانی گروہ شروع سے لے کر آج تک اپنے کیا مقاصد رکھتا ہے۔

اولاً:

یہ بات ہمیں بخوبی سمجھنی چاہیے کہ قادیانی گروہ وہ گروہ ہے جس نے سیاست کی پرخار وادی میں مذہب کی آڑ لی ہے اور اس مذہب کے بانی مرزا قادیانی نے سیاست میں جو قدم جمانے کے لیے مذہب کو بطور سیڑھی استعمال کیا ہے۔

ثانیاً:

یہ گروہ جس برگد کے سائے میں بیٹھا ہے اسی کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہا ہے یہ تمام تفصیلات آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی اور برٹش حکومت:

پاکستان کے استحکام کو کمزور کرنے کی قادیانی کوششوں سے آگاہی سے پہلے اس گروہ کے بانی مرزا قادیانی کے نظریات سے آگاہی ضروری ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ یہ سازشی ٹولہ مذہب کے نام کو استعمال کر کے برصغیر کی سیاست میں کیا مقاصد رکھتا ہے؟ لہٰذا ہم یہاں پر مرزا قادیانی کی مذہبی اور سیاسی زندگی کا تجزیہ کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے جب برصغیر کے اہل مذہب اور سیاست میں اپنے دعوؤں کے پتھر پھینک کر ارتعاش پیدا کرنے کی کوشش کی تو یہ وہ وقت تھا جب مسلمان ترکی میں قائم خلافت کا ادارہ بچانے کے لیے تحریک خلافت چلا رہے تھے اور تحریک آزادی بھی جڑیں پکڑ رہی تھی۔ مسلمان انگریز سے آزادی کو جزو ایمان سمجھتے تھے، مسلمان قوم جو جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر انگریز گورنمنٹ سے پنجہ آزما تھے ایسے لوگوں کو خدا کا دشمن قرار دیتے ہوئے مرزا اپنی ایک نظم میں لکھتے ہیں۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

(تحفہ گولڑویہ ص ۴۲ مندرجہ روحانی ص ۷۷، ۷۸ ج ۱۷)

جو نظریہ مرزا قادیانی کا تھا وہی نظریہ تقسیم ہند پر برصغیر کے متعلق اور انگریز سے متعلق اور اس کے بعد میں آنے والے قادیانی خلفاء بھی رکھتے جس کا تذکرہ ان شاء اللہ العزیز آئندہ سطور میں بیان کریں گے۔

پاکستان کا قیام اور قادیانی سازشیں:

قادیانیت چونکہ مذہب کے نام پر ایک سیاسی تحریک ہے، جس کا مقصد مذہب کی آڑ لے کر خود کو ایک الگ امت اور قوت کے طور پر پیش کرنا ہے، یہ ایسی قوت ہے جس کی نظریں ہمیشہ سے کرسی اور اقتدار پر رہی ہیں اسی مقصد کے لیے کبھی تو قادیانی کو ویٹی گن سٹی قرار دلوانے کی کوشش کرتے رہے جس کا تذکرہ مختصراً آئندہ سطور میں ہوگا اور جب کہیں پیش نہ گئی تو پاکستان میں ربوہ موجودہ چناب نگر مسکن ٹھہرا، اس سب کے باوجود جب حصول پاکستان کی تحریک چل رہی تھی ایسے وقت میں قادیانی آستین کے سانپ ثابت ہوتے رہے، اسی لیے جب یہ تحریک پورے عروج پر تھی تو قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ میاں محمود یہ راگ الاپ رہے تھے۔

''ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے

اور ساری قومیں شیروشکر ہوکر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بیشک یہ کام مشکل ہے مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں، اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد رہیں تاکہ احمدیت اس وسیع بیس میں ترقی کرے چنانچہ اس (خدائی اشارہ) میں اس طرف اشارہ ہے کہ ممکن ہے عارضی طور پر افتراق (پاکستان کی ہندوستان سے علیحدگی) اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جداجدا ہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں شیروشکر ہوکر رہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۴۷ء شمارہ ۸۱ ج ۳۵ ص ۳)

اسی طرح جب ۱۹۴۰ء میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی تو چوہدری ظفر اللہ (قادیانی) نے پریس کو جاری ہونے والے بیان میں کہا کہ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم (بحیثیت جماعت) اسے محض ایک باطل خیال اور ناقابل عمل حل تصور کرتے ہیں۔ (ہندوستانی مسئلہ کے حل کے لیے تجاویز ص ۴۱)

پاکستان کا قیام اور قادیانی منافقین کا انجام:

پہلے پہل تو قادیانی گروہ کی طرف سے کوششیں ہوتی رہیں کہ کسی طرح پاکستان معرض وجود میں نہ آسکے لیکن اس مقصد میں اس گروہ کو زبردست ہزیمت اٹھانی پڑی۔ جب اس مقصد میں ناکام ہوئے تو پھر قادیان کو ویٹیکن سٹی قرار دلوانے کی کوششوں میں رہے اس مقصد کے لیے نہرو کا عظیم الشان جلسہ بھی کروایا لیکن اس سب کے باوجود انہیں ہندوؤں کی عیاری ومکاری کا منہ دیکھنا پڑا۔ چنانچہ انہی دنوں لاہوری مرزائیوں کے اخبار پیغام صلح میں ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۷ کی اپنی اس رپورٹ میں لکھا "افسوس ہے کہ قادیان کے حالات دن بدن زیادہ ابتر ہوتے جارہے ہیں تازہ اطلاعات سے یہ معلوم کرنا حددرجہ افسوس ناک ہے کہ جناب میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا مکان بیت الحمد اور چوہدری ظفر اللہ خان کی کوٹھی لوٹ لی گئی، محلہ دارالرحمن اور دارالانوار میں قتل وغارت کا بازار گرم کیا گیا جس میں کہا جاتا ہے کہ ڈیڑھ صد آدمی شہید ہوئے، مسجد میں گردونوح کے ہندوستان مکانات سے بم پھینکے گئے جس سے دو آدمی شہید ہوئے۔"

(پیغام صلح مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۷)

ان حالات کا نقشہ کھینچتے ہوئے قادیانی مرزائیوں کے اخبار الفضل نے ہندوؤں اور سکھوں کی ازلی بے وفائی کا نوحہ کچھ اس انداز میں لکھا "حالات اس قدر نازک صورت اختیار کرگئے کہ عاشقان احمد کو ہجرت پر مجبور کردیا گیا اور اس قدر انہیں صدمہ ہوا کہ ہجر کے بعد سلسلہ کے بزرگ اور حضرت مسیح موعود کے بعض صحابہ اس دارفانی سے کوچ کرکے اپنے مولی سے جاملے اے کاش انڈین یونین میری بات کو سمجھے کہ احمدیوں نے قادیان اور قادیان والوں کی خاطر ساری دنیا کو چھوڑا ہے اب وہ ان کو چھوڑ کر کیسے زندہ رہ سکتے ہیں" (الفضل قادیان ج ۲ شمارہ ۱۱۸ ص ۲ تاریخ ۲۶ مئی ۱۹۴۸)

قیام پاکستان کے ایام میں قادیان کو بچانے کے لیے قادیانی گروہ نے بڑے پاپڑ بیلے لیکن اس کے باوجود کہیں پیش نہ گئی اس کے متعلق پڑھیے خواجہ عبدالمجید بٹ کی یہ رپورٹ جس میں وہ رقمطراز ہیں:

"مارچ ۱۹۴۷ء میں متحدہ ہندوستان وپنجاب میں فسادات زوروشور سے شروع ہوگئے، مرزائیوں نے جواہر لعل چندولال ترديدی گورنر مشرقی پنجاب اور گاندھی جی کے پاس پہنچ کر کہا کہ پاکستان کے مسلمان جن کو ہم ساری عمر کافر کہتے رہے اور ان کی ہربات کی مخالفت کرتے رہے وہاں جاتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے کہ حکم جاری کردو کہ ہمیں قادیان سے نہ نکلنا پڑے مگر ہندوسکھ لیڈروں سے بھی ندامت اٹھانا پڑی اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔"

(فرقہ احمدیہ کا ماضی ومستقبل از خواجہ عبدالمجید بٹ ص ۴۱)

قیام پاکستان کے بعد قادیانی ٹولہ:

قادیانی گروہ کی مخالفت کے باوجود جب مملکت خداداد پاکستان وجود میں آگئی اور مدینہ منورہ کے بعد دنیا کی تاریخ میں دوسری اسلامی نظریاتی ریاست ٹھہری تو ایسے موقع پر کئی علاقے بھارت اور پاکستان کے درمیان متنازعہ رہے جن میں کشمیر، گورداسپور وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ کشمیر کی سرزمین کو بانی پاکستان نے پاکستان کی شہ رگ قرار دیا تھا۔ اصولی طور پر پاکستان کو یہ حق پہنچتا تھا کہ کشمیر پاکستان سے ملحق ہو کیونکہ کشمیر میں آبادی کے لحاظ سے مسلمان زیادہ ہیں اور کشمیر کی سرحدیں میں بھی زیادہ پاکستان سے ملتی ہے ہندوستان سے صرف گورداسپور کی تحصیل پٹھانکوٹ کو کشمیر کے بھارت سے الحاق کے حوالہ سے بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

پرانے لوگ جو ہجرت کرکے پاکستان آئے ہیں وہ بخوبی اس بات سے واقف ہیں کہ پہلے تو گورداسپور کے پاکستان سے الحاق کا اعلان ہوا لیکن بوجوہ ایسا نہ ہوسکا اس میں بھی وجہ قادیانی گروہ کے قدآور فرد اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں اور ان کی جماعت بنی کیونکہ جب مسلم لیگی اور کانگریسی نمائندے اپنے اپنے دعاوی کے حق میں دلائل پیش کررہے تھے اس موقع پر قادیانی گروہ نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے الگ سے اپنا محضرنامہ پیش کیا اور اپنے لیے مسلم لیگ اور کانگریس کے مؤقف

سے ہٹ کر موقف اپنایا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ قادیان کو ویٹیکن سٹی قرار دیا جائے، اس محضر نامہ میں قادیانیوں نے اپنے علیحدہ مذہب اپنے فوجی اور سول ملازمین کی کیفیت اور دوسری تفصیلات درج کیں۔

اس سازش کے نتیجہ میں قادیان کو ویٹی گن سٹی کا درجہ تو نہ مل سکا البتہ باؤنڈری کمیشن نے قادیانی گروہ کے میمورنڈم سے حاصل کرلیا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں سے خارج کر کے گورداسپور کو مسلم اقلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم علاقوں کو بھارت کے حوالے کر دیا۔ میمورنڈم کمیشن کے فیصلے اور قادیانی تحریک کی اس سازش کی وجہ سے نہ صرف گورداسپور پاکستان کے ہاتھ سے گیا بلکہ ہندوستان کو کشمیر پر قابض ہونے کا راستہ مل گیا اور کشمیر پاکستان سے کٹ کر عضو معطل کی طرح ہو گیا۔

اس بھیانک فیصلہ کے متعلق سید میر نور احمد سابق ڈائریکٹر تعلقات عامہ اپنی یادداشتوں ''مارشل لاء سے مارشل لاء تک'' میں رقمطراز ہیں: ''لیکن اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ ایوارڈ پر ایک مرتبہ دستخط ہونے کے بعد فیروز پور کے متعلق جس میں 19 اگست اور 17 اگست کے درمیانی عرصہ میں ردوبدل کیا گیا اور ریڈ کلف سے ترمیم شدہ ایوارڈ حاصل کیا گیا۔ ضلع گورداسپور کی تقسیم اس ایوارڈ میں شامل تھی، جس پر ریڈ کلف نے 8 اگست کو دستخط کئے تھے یا ایوارڈ کے اس حصہ میں بھی ماؤنٹ بیٹن نے نئی ترامیم کرائی، افواہ یہی ہے اور ضلع فیروز پور والی فائل سے اس کی تصدیق ہوتی ہے، اگر ایوارڈ کے ایک حصہ میں ناجائز طریق پر ردوبدل ہو سکتی تھی تو دوسرے حصوں کے متعلق بھی یہ شبہ ہوتا ہے۔ پنجاب حد بندی کمیشن کے مسلمان ممبروں کا تاثر ریڈ کلف کے ساتھ آخری گفتگو کے بعد یہی تھا کہ گورداسپور جو بہر حال مسلم اکثریت کا ضلع تھا قطعی طور پر پاکستان کے حصے میں آرہا ہے لیکن جب ایوارڈ کا اعلان ہوا تو نہ ضلع فیروز پور کی تحصیل پاکستان میں آئی اور نہ ضلع گورداسپور (ماسوائے تحصیل شکر گڑھ) پاکستان کا حصہ بنا کمیشن کے سامنے وکلاء کی بحث کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں۔

یہ کہنا مشکل ہے کہ کمیشن کے سامنے کشمیر کے نقطہ نگاہ سے ضلع گورداسپور کی تحصیل پٹھانکوٹ کی اہمیت کا کوئی ذکر آیا تھا یا نہیں غالباً نہیں آیا تھا۔ کیونکہ ہر پہلو کمیشن کے نقطہ نگاہ سے قطعاً غیر متعلق تھا ممکن ہے کہ ریڈ کلف کو اس نقطے کا کوئی علم ہی نہ ہو لیکن ماؤنٹ بیٹن کو علم تھا کہ تحصیل پٹھانکوٹ کو ادھر ادھر ہونے سے کن امکانات کے راستے کھل سکتے ہیں اور جس طرح وہ کانگریس کے حق میں ہر قسم کی بے ایمانی پر اتر آیا تھا اس کے پیش نظر یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ ریڈ کلف عواقب اور نتائج کو پوری طرح سمجھا ہی نہ ہو، اس کا پاکستان دشمنی کی سازش میں کردار اعظم ماؤنٹ بیٹن نے ادا کیا ہو، ضلع گورداسپور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے اس کے متعلق چوہدری ظفر اللہ خان جو مسلم لیگ کی وکالت کر رہے تھے خود بھی ایک افسوس ناک حرکت کر چکے تھے انہوں نے قادیانی جماعت کا نقطہ نگاہ سے عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کر رہی تھی) جداگانہ حیثیت میں پیش کیا۔

جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ بے شک یہی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پسند کرے گی لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف تو کسی جماعت کا اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عددی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا۔''

(روزنامہ مشرق ۳ فروری ۱۹۶۴ بحوالہ قادیانی مذہب اور سیاست از مولانا تاج محمود ص ۳۷)

<u>پاکستان کے ساتھ پیش آنے والے حادثات میں قادیانی ہاتھ:</u>

کبھی قادیانی مرکز چناب نگر کے بہشتی مقبرہ میں مرزا قادیانی کی بیوہ نصرت جہاں بیگم اور دوسرے قادیانی خلیفہ رئیس المرتدین میاں محمود کی بیوی کی قبروں پر میاں محمود کے ان فرمودات سے مزین بورڈ لگا ہوا تھا جو بعد ازاں ہٹا دیا گیا۔

''جماعت کو نصیحت کی جاتی ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے حضرت ام المومنین (مرزا قادیانی کی بیوی) اور دوسرے اہل بیت (مرزا کے گھر والے) کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی میں لے جا کر دفن کریں، چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے، اس میں حضرت ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود کے دفن ہونے کی پیش گوئی اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے۔ جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔''

مکتبہ مدینۃ العلم

تمام اہل علاقہ مکتبہ مدینۃ العلم سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں، مکتبہ میں دینی وسیاسی اور طبی کتابیں بھی موجود ہیں، علمی ذوق، شوق رکھنے والے حضرات خاص طور پر اہل علاقہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کتابیں شائع کرنے والے ادارے اپنی کتب مکتبہ کے پتہ پر ارسال کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ شکریہ (منجانب: مدیر مکتبہ محمد یونس گھلن ہٹھاڑ تحصیل چونیاں ضلع قصور 0322-4628721)

اقوام متحدہ صہیونی ادارہ ہے!

عطاء محمد جنجوعہ

قسط نمبر1

عراقی سات برس سے اقوام متحدہ کی پابندیوں کے باعث خوراک اورادویات کی قلت کا شکار ہیں اور ہرروز 400 عراقی بھوک اور بیماری سے نڈھال ہوکر تڑپ تڑپ کرمر رہے ہیں۔ایک اندازے کے مطابق 5لاکھ عراقی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں،ان سنگین حالات کے باوجود امریکہ،برطانیہ عراق کی رہی سہی فوجی واقتصادی قوت کوتباہ کرنے کے لیے پرتول رہے ہیں لیکن امریکہ کا پیمانہ انصاف کے تقاضوں کے بالکل برعکس ہے۔

عراق کوجن ایٹمی ہتھیاروں کی بناء پرسزادی جارہی ہے،برطانیہ کے چینل 4نیوز کے دعوے کے مطابق ان کیمیائی اور بیالوجیکل ہتھیاروں کی تیاری میں خودامریکہ نے عراق کی مدد کی تھی۔اس کے برعکس اسرائیل کوانہی جرائم کی بناء پرکچھ بھی نہیں کہاجارہا،وہ پہلے بھی اقوام متحدہ کی قرارداددوں کی خلاف ورزی کرچکا ہے،اب بھی نہایت ہٹ دھرمی سے فلسطین کے علاقے میں نئی یہودبستیاں تعمیر کررہا ہے اوردنیا بھرکے یہودیوں کوفلسطین کے علاقے میں آبادکرنے کی مہم جاری ہے،یہودی خوش فہمی میں اپنے مسیح کے لیے حالات سازگار کررہے ہیں جبکہ حقیقت میں اسرائیل دجالی فتنہ کی آماجگاہ بن چکا ہے۔

او،آئی،سی کومعرض وجود میں آئے ہوئے ربع صدی سے زائد عرصہ گزرگیا ہےاس کے آج تک آٹھ سربراہی اجلاس منعقد ہوئے ہیں لیکن نہ مسلم حکومتوں کے مابین پائیداراتحاد کی طرف کوئی پیش رفت ہوئی اورنہ ہی ان میں استعماری قوتوں کے جنم کردہ جغرافیائی تنازعات ختم ہوسکے۔اگراو،آئی،سی مؤثر ادارہ ہوتاتوایران،عراق اورخلیجی جنگ کی نوبت نہ آتی اور افغانستان کے مجاہدین خانہ جنگی کا شکارنہ ہوتے،اگراو،آئی سی بااختیارادارہ ہوتاتوبوسنیا،البانیہ،چیچنیااورکشمیر میں مسلمانوں کاقتل عام نہ کیاجاتا۔او،آئی،سی ان غاصبوں کے خلاف فوجی قدم اٹھانے یااقتصادی بائیکاٹ کرنے کی قوت سے محروم کیوں ہے؟اس لیے کہ او،آئی،سی کومتحرک وفعال بنانے والوں کوخفیہ دہشتگردی کا نشانہ بنادیا گیااوراو،آئی،سی میں شامل ممالک مجلس اقوام متحدہ کے دستور کے پابند ہیں،جس کی باگ ڈورچابک دست ریفری یہودی قوم کے پاس ہے۔

یہودی اپنے قومی منشورکوعملی جامہ پہنانے کے لیے دن رات کوشاں ہیں۔انہوں نے نصاریٰ سے مسیحی تعلیم کی روح سلب کرلی،اب عیسائیت گرجاگھروں میں چندرسومات تک محدودہوکررہ گئی اورنصاریٰ کی اکثریت کوشراب شباب اورکباب کاعادی مجرم بنادیااورسودخوربناکراپنی صف میں شامل کرلیا۔یہودی پریس نے صلیبی جنگوں کے واقعات کومخصوص رنگ میں پیش کرکے مسلمانوں کے خلاف نصاریٰ سے گٹھ جوڑقائم کرلیا۔یہودی امریکہ ویورپی ممالک میں سرمایہ دارانہ نظام کی وجہ سے امورحکومت پرچھائے ہوئے ہیں ان ممالک میں سیاسی لیڈران چاہے اپوزیشن میں ہوں یاصاحب اقتدار وہی لائحہ عمل اختیارکرتے ہیں جوان کوپس پردہ یہودی قوت سے اشارہ ملتا ہے کیونکہ الیکشن میں سرمایہ وہی فراہم کرتے ہیں،مزید براں یہودیوں نے ریاست پربراہ راست قبضہ کرنے کے سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس سوشلزم کانظریہ پیش کیاجس کے ذہنی قائدین یہودی تھے،یہی وجہ ہے کہ بالشویک انقلاب کے بعد یہودیوں نے حکومت کی مشینری پرقبضہ کرلیا۔

مولاناظفراحمدانصاری امت مسلمہ کوباخبرکرتے ہیں کہ یہودی پروٹوکال میں ترکی خلاف ختم کرانے کااوراسرائیل کے قیام کامنصوبہ بھی مذکورہے۔ان میں پورے کرۂ ارض پرقابض ہونے کاتفصیلی نقشہ موجود ہے،اقوام متحدہ کی تشکیل اسی نقشہ کے مطابق عمل میں آئی۔یہ اقوام متحدہ جس سے آپ ان گنت امیدیں لگائے بیٹھے ہیں وہ اصل میں یہودیوں کے مقاصدکوپایہ تکمیل تک پہنچانے والاایک عالمی ادارہ ہے۔اس ادارہ کی تقریباً تمام ایجنسیاں صیہونیت کاآلہ کارہیں،یہودیہ قوم اسی عالمی ادارے کے ذریعے اپنے خوابوں کوحقیقت کاروپ دیناچاہتی ہے،یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہاہوں بلکہ یہودی اکابرین نے اپنی تحریروں میں اس حقیقت کی طرف کئی باراشارے کئے ہیں۔

نیویارک کے ایک مشہوریہودی قانون پیشہ ہنری کلین 1948ء میں صیہون دنیا میں حکمران رہا ہے،اس نے Zions Rule The

World کے زیرعنوان جو کچھ لکھا تھا اس میں سے ایک مختصر سے شعر کا اقتباس آپ کو سناتا ہوں۔

The United Nations Zionism. It is the S.govermment mentioned many times in the protocols of the lerned elders of Zions prmulgated between.1897-1905

''اقوام متحدہ صیہونیت ہے یہ وہی بالا دست حکومت ہے جس کا ذکر کئی بار جلیل القدر صیہونی اکابرین کے پروتوکال میں آیا ہے، جو ۱۸۹۷ء اور ۱۹۰۵ء کے درمیان مرتب کئے گئے تھے۔''

اس عالمی ادارے کے علاوہ اور بیشمار خفیہ تنظیمیں صیہونیت کے لیے کام کررہی ہیں اور ان کے کام کرنے کا انداز اتنا ماڈرن اور سائنٹیفک ہے کہ ہر ملک کے دماغ ان میں شریک ہوجاتے ہیں۔ فری میسن خفیہ تحریک ہی کو لیجیے یہ تحریک سو فیصد یہودی دماغ کی پیداوار ہے اور اس کے تمام ارکان شعوری یا غیر شعوری طور پر یہودیوں کی عالمی حکمرانی کے لیے کام کررہے ہیں۔ (ماہنامہ اردو ڈائجسٹ لاہور نومبر 1966ء)

یو،این کے اہم عہدیدار کون؟:

اقوام متحدہ کے اہم ترین عہدوں پر یہودی فائز ہیں، بشارت خان دہلوی کی رپورٹ حاضر خدمت ہے۔ ''اقوام متحدہ پر یہودیوں کے تسلط کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اقوام متحدہ کے دس انتہائی اہم اداروں میں ان کے اہم ترین عہدوں پر 73 یہودی فائز ہیں۔ اقوام متحدہ کے صرف نیویارک کے دفتر میں بائیس شعبوں کے سربراہ یہودی ہیں اور یہ سب کے سب انتہائی حساس شعبے ہیں جو اس بین الاقوامی تنظیم کی پالیسیاں مرتب کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر یونیسکو (Unesco) میں نو شعبوں کے سربراہ یہودی ہیں۔ آئی، ایل، او کی تین شاخیں یہودی افسران کی تحویل میں ہیں۔ ایف اے او کے گیارہ شعبوں کی سربراہی یہودیوں کے پاس ہے۔ عالمی بنک (World Bank) میں چھ انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (I.M.F) میں نو شعبوں کے سربراہ وہ لوگ ہیں جن کا تعلق یہودیوں کی عالمی تنظیم سے ہے۔ یہ تمام عہدے جو یہودیوں کے پاس ہیں انتہائی اہم اور حساس ہیں اور یہ لوگ ان کے ذریعے تمام بین الاقوامی امور پر اثر انداز ہورہے ہیں، اس کے علاوہ بیشمار یہودی اور ان کے گماشتے ہر ہر شعبہ میں موجود ہیں۔

ذرا اندازہ لگائیے کہ اگر یہ افراد کسی مرکزی تنظیم کے زیر اثر کام کررہے ہیں تو وہ عالمی سیاسیات، معاشیات اور مالیات کا رخ جس سمت چاہیں موڑ سکتے ہیں اور بعینہٖ یہی وہ کام ہے جو وہ سرانجام دے رہے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو یہ معلوم ہوکر حیرت ہوگی کہ دنیا کے تمام ممالک میں یہودیوں کی خفیہ تنظیمیں کام کررہی ہیں، بہت سے ملکوں میں انہیں اپنی علیحدہ کوئی تنظیم قائم کرنے کی بھی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، چونکہ ان کے اپنے آدمی خفیہ طور پر ان ملکوں میں اہم مناصب پر تعینات کروائے جاچکے ہیں جہاں بیٹھ کر وہ ہر کام کرواسکتے ہیں جس کی انہیں ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر بدنام زمانہ آئی اے ان کے انگوٹھے کے نیچے ہے جسے براہ راست اسرائیل سے ہدایت ملتی ہے۔ (ضرب مومن ج2 شمارہ15)''

یہودیوں کا وطیرہ رہا ہے کہ انسانیت کو نور ہدایت سے دور رکھا جائے۔ چنانچہ یہودی ادارہ اقوام متحدہ نے اسلام کو انسانی خود ساختہ مذہب ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے لیکن اسلامی ممالک میں کسی ممبر ملک نے اس کا نوٹس تک نہیں لیا۔ (مفتی حماد کا سنسنی خیز انکشاف ملاحظہ فرمائیں)

قرآن وسنت کے خلاف اقوام متحدہ کی ہرزہ سرائی:

اقوام متحدہ کے اہم ادارے ''یونیسکو'' نے اسلام کی بنیادوں پر جس انداز سے غلیظ اور خطرناک حملے کئے ہیں، وہ ہماری ایمانی غیرت اور دینی حمیت کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہیں۔ ''یونیسکو'' نے انسانی علمی وثقافتی ارتقاء کی تاریخ کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب شائع کی ہے، اس کی جلد نمبر 3 اور باب نمبر 10 میں ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھا ہے:

1۔ اسلام کوئی مستقل مذہب نہیں، یہ یہودیت، نصرانیت اور مجوسیت سے مرکب ایک مذہب ہے۔

2۔ عربی لغت (گرائمر) کے اعتبار سے قرآن ایک گھٹیا اور گرا ہوا کلام ہے

3۔ مسلمانوں کے پاس جو احادیث موجود ہیں یہ سب من گھڑت ہیں مسلمانوں نے ان احادیث کو اپنے نبی کے بہت مدت بعد خود گھڑا اور پھر انہیں اپنے نبی کی طرف منسوب کیا۔

4۔ مسلم قانون دانوں نے ''فقہ اسلامی'' کے نام سے جو قانون مرتب کیا، یہ روم وفارس، توراۃ اور گرجا گھر کے قوانین کی مدد سے تیار کیا گیا۔

5۔ اسلامی معاشرہ میں عورت کی کوئی قیمت ہی نہیں۔

6۔ اسلام نے جزیہ اور خراج کے ذریعہ اپنے مخالفین کو دہشت زدہ کیا۔

(مجلہ تمدن اسلامی، ص ۵۰۸ جلد نمبر ۴۴ عدد ۷، ۱۹۷۷ء)

یہ سب کچھ کھلم کھلا اقوام متحدہ کی سرپرستی میں ہورہا ہے تو اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہے کہ یو این یہودی مفادات کا علمبردار بلکہ ٹھیکے دار

ہے۔اس غلیظ ترین تحریر سے اس دعویٰ کی بھی تصدیق کی جاتی ہے کہ اقوام متحدہ کے ادارہ ''یونیسکو'' کے نواہم عہدیدار اور سربراہ یہودی ہیں۔

(ضرب مومن ۱۷رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ)

مسلم ممالک استعماری قوتوں کی غلامی سے خلاصی پاکر یہودی سپرگورنمنٹ اقوام متحدہ کے رکن بن کر مفلوج ہوکر رہ گئے ہیں۔اب وہ یواین کے دستور قانون اور ضابطوں کے آئینی طور پر مقلد ہیں، اس لیے وہ اقوام متحدہ کے دہرے معیار، منافقانہ کردار اور مسلم کش پالیسی پر تنقید نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں فوجی کاروائی یا اقتصادی بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اقوام متحدہ کی پچاس سالہ کارگزاری کا جائزہ لیں تو آپ بخوبی اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ کرۂ ارض خصوصاً مسلم دنیا میں یہودی پروٹوکال کی پیش قدمی تیزی سے جاری ہے۔

یہودیوں کی تعلیم وتربیت میں علوم معاشیات کو اعلیٰ درجہ حاصل ہے، وہ معاشی جنگ کے ذریعے اپنا سکہ جمارہے ہیں، دنیا کے بیشتر ممالک ان کے رحم وکرم پر ہیں۔اقوام متحدہ کے مالیاتی اداروں نے غیر پیداواری شعبوں میں سودی قرضے دے کر اسلامی دنیا کو اقتصادی بحران میں مبتلا کردیا ہے۔ ہمارا حکمران طبقہ اس معاشی بحران پر قابو پانے کے چکر میں یہودی کمپنیوں اور اداروں کا طواف کرتا ہے، ان پر کٹھن حالات میں اقوام متحدہ کی اسلام دشمن پالیسی پر عملدرآمد کے لیے لیس سرکہتے جاتے ہیں کیونکہ مسلم سربراہوں کو اقتدار عزیز ہے نہ کہ اسلام۔ چنانچہ امت مسلمہ تہذیبی وثقافتی لحاظ سے غلام بن چکی ہے اور مسلم حکمران سیاسی طور پر بے بس۔یہودیوں کا دعوی ہے کہ ہم نے دنیا کو اس بری طرح جکڑ رکھا ہے کہ اگر کوئی حکومت ہمارے خلاف اقدام کے لیے سوچے گی بھی تو وہ اقدام کرنے سے اس لیے معذور ہوگی کہ اس سے خود اس کے بہترین مفادات پر آنچ آتی ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم بہت ہی طاقتور ہیں اور ہم شاہ گر بھی ہیں اور شاہوں کا سہارا بھی۔

جمہوری نظام میں آزادی، مساوات اور اخوت کا پرچار کیا جاتا ہے جبکہ یہودیوں کا دعوی ہے کہ زمانہ قدیم میں سب سے پہلے وہ ہم تھے کہ دنیا کو دھوکا دینے کے لیے آزادی، مساوات اور اخوت کا نعرہ لگایا اور پھر وقت کے احمق اس چکمے میں پھنس گئے اور رٹائے طوطوں کی طرح آزادی، مساوات اور اخوت کی اس طرح رٹ لگائی کہ اس سے دنیا کی وہ خوشحالی جو معاشرہ میں فرد کی آزادی کی ضمانت تھی رخصت ہوگئی۔

(منہاج القرآن ۱۹۹۹ء)

جبکہ جمہوری نظام سرمایہ دارانہ نظام کو تقویت دیتا ہے اسی لیے یہودی سرمایہ دارانہ نظام نے مسلم ممالک میں مضبوطی سے پنجے گاڑ لیے ہیں کیونکہ جمہوریت اور سرمایہ کا وجود ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہے۔یہی وجہ ہے کہ جس ملک میں جمہوری نظام رائج نہ ہو یا ہنگامی حالات میں معطل ہوجائے تو اقوام متحدہ کے مالیاتی ادارے اس کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کرتے ہیں۔

صیہونی مسلمانوں کو قطعاً نہیں کہتے کہ تم اسلام کو چھوڑ کر یہودیت قبول کرلو کیونکہ کوئی بھی کلمہ گو مسلمان اسلام چھوڑ کر یہودیت قبول نہ کرے گا۔اسی لیے یہودیوں کی مکارانہ پالیسی یہ ہوتی ہے کہ وہ مذہب سے بیزار کرکے اس کو سیکولر بناتے ہیں، اس مقصد کے لیے ہر ملک میں ان کی فری لیسن لاج قائم ہیں۔ جب درسی نصاب میں شراب میں راحت، خنزیر کی تعریف، برہنہ حالت کا تصور اور نکاح سے قبل تین سالہ شادی کے معاہدہ کی تعلیم دی جائے تو ایسی پود میں اسلامی روح بسیرا کیسے کرسکتی ہے؟ قطعاً نہیں یہ خرمستیاں جو یورپ وامریکہ کی یونیورسٹیاں انجام دیتی تھیں، اب اسلامی ملکوں کے خود مختار تعلیمی ادارے جانشینی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، یہ یہودی پروٹوکول کی پیش قدمی نہیں تو اور کیا ہے؟

یہودی پروٹوکول میں ہے کہ ہمارے لیے یہ ناگزیر ہوگیا ہے کہ ہم تمام مذاہب اور ادیان کی جڑیں کھودیں اور غیر یہودیوں کے دل ودماغ سے خدا کا تصور، اس کی روح اور معانی نکال کر پھینک دیں اور اس کی جگہ صرف مادی معاملات اور مادی ضروریات سے اس کے دماغ کو پُر کریں۔

(ماہنامہ چراغ راہ کراچی فروری 1967ء)

آج کی دنیا میں پریس عظیم قوت ہے، جو یہودیوں کے قبضہ میں ہے صیہونیوں نے پریس کی قوت سے پس پردہ رہتے ہوئے سارے عالم پر اثرانداز ہونے کی قوت حاصل کرلی ہے۔وہ چاہیں تو رائی کو پہاڑ بنادیں، چاہیں تو کوہ ہمالیہ کو نظروں سے اوجھل کردیں۔ جس طرح ایک امریکی کے قتل کو اور توہین رسالت کے کیس کو پوری دنیا میں انسانی حقوق کا مسئلہ بنادیا لیکن افغانستان میں ہزاروں بے گناہ طالب علموں کے قاتلوں کو پریس سے غائب کردیا۔یہ پریس کا کرشمہ ہے کہ امریکہ میں نابینا عالم دین عمر عبدالرحمٰن پر دہشت گردی کا مقدمہ قائم کرکے جیل میں اذیتیں دی جائیں مگر فلسطینیوں اور کشمیریوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر مغربی ذرائع خاموش تماشائی بن جائیں۔

(جاری ہے)

حافظ محمد دین تلمیذ مفتی محمد صدیق سرگودھویؒ

عطاء محمد جنجوعہ آخری قسط

عزیزم عمر فاروق بن حافظ محمد دین نے جامعہ ستاریہ کراچی سے دینی تعلیم حاصل کی، سرگودھا آ کر مفتی محمد صدیق سے صحیح بخاری شریف کی دہرائی کی، اس نے سالانہ کی کانفرنس سے قبل جماعتی احباب کے سامنے رائے پیش کی کہ تقسیم ہند کے بعد سکھ چلے گئے مگر تا حال ہمارا چک 23 سکھوں والا کہلاتا ہے، کیوں نہ ہم اسے 23 اہلحدیثوں والا کے نام سے مشہور کریں۔ متفقہ مشورہ سے سالانہ کانفرنس میں چک 23 اہلحدیثوں والا لکھنا شروع کیا، پانچ سال تو اشتہار شائع ہوتا رہا چک کے احناف نے مخالفت کی حتیٰ کہ ڈی سی او کے پاس وفد لے کر گئے، عدالت نے حافظ جی کو طلب کیا معاملہ نے شدت اختیار کی اسی طرح چک کی شہرت اہلحدیثوں والا کے نام سے مشہور ہوئی۔ قانونی طور پر تبدیل نہ ہو سکا البتہ گاؤں کی جو ڈاک آتی ہے اس پر عموماً اہلحدیثوں والا لکھا ہوتا ہے۔

وعظ و نصیحت کی اثر پذیرائی: حافظ محمد دین درس و تدریس کے دوران ایمان میں پختگی اور عقائد کی اصلاح کے ساتھ ساتھ روزمرہ زندگی کے معاملات کو اسوۂ حسنہ کے مطابق طے کرنے کی دعوت دیتے رہے۔ آپ کے وعظ و نصیحت کی اثر پذیرائی کا نتیجہ ہے کہ ان کے جماعتی احباب صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، وہ رزق حلال سے اپنے بچوں کا پیٹ پال رہے ہیں اور اپنی نیک کمائی سے غرباء کا حق نکال کر روحانی تازگی حاصل کرتے ہیں جو تنگ دست ہیں وہ رب کی رضا پر الحمدللہ پڑھتے ہیں۔ مسجد اہلحدیث 23 چک میں با جماعت نماز پڑھنے سے اس طرح سکون حاصل ہوتا ہے کہ جس طرح مچھلی کو پانی میں ملتا ہے۔ بچے، بزرگوں کا نہایت ادب واحترام کرتے ہیں اور عمر رسیدہ ان سے پیار کرتے ہیں، عورتیں شرعی پردہ کو اپنا زیور سمجھتی ہیں یہ عالم باعمل حافظ محمد دینؒ کے تعلیم وتزکیہ کا ثمر ہے۔ وہ اپنے علاقہ میں روحانی وجسمانی علاج معالجہ کی وجہ سے بھی معروف تھے۔ گاؤں کے سبھی لوگ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے، جب کسی کام کے سلسلہ میں بازار سے گزرتے تو لوگ ادب سے ملتے تھے اور ان سے مصافحہ کرنے کو اپنی سعادت سمجھتے تھے جماعتی ساتھی مسجد میں جس طرح سنت کے مطابق نماز پڑھتے ہیں اس طرح وہ گھر، دوکان، دفتر اور شادی وغمی کے مواقع پر بھی عامل بالحدیث نظر آتے ہیں، وہ نہایت ملنسار اور خوش اخلاق ہیں۔

ترجمان الاسلام مولانا سلیم اللہ کمیر پوریؒ کی وفات کے بعد ضلعی مجلس شوریٰ کا اجلاس 2 جولائی 2011ء کو بھلوال میں ہوا۔ پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر مرکزیہ پنجاب کی نگرانی میں انتخابی عمل میں شروع ہوا ارکان شوریٰ نے اتفاق رائے سے حافظ محمد دینؒ کو ضلعی امیر منتخب کر لیا لیکن رب العزت کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ کچھ عرصہ بعد شوگر کی بیماری نے شدت اختیار کر لی اس لیے انہوں نے امارت کے عہدہ سے رضا کارانہ استعفیٰ دے دیا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین

تبصرہ برائے طبیب اعظم ﷺ اور امراض قلب

طبیب اعظم اور امراض جسم کے بعد طبیب اعظم اور امراض قلب شائع ہو چکی ہے، اس میں قلب کے تینوں فعل پر روحانی اور جسمانی طور پر مفصل روشنی ڈالی گئی ہے، قلب کے تینوں افعال کا ہمارے جسم پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں جو ہم سارا دن غذا کھاتے پیتے ہیں، ان غذاؤں کا ہمارے جسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟ جیسے نبض پر غذاؤں کا اثر، قلب پر غذاؤں کا اثر، قلب پر ہربل ادویات کا اثر، اس کے علاوہ دیگر بیماریوں پر بھی مفصل سیر حاصل تحقیق پیش کی گئی ہے۔ جیسے الرجی، یرقان، بلڈ پریشر کی اقسام اور اس کی غذائی وجوہات یورک ایسڈ، کولیسٹرول کی اقسام اور غذا کی وجوہات، جگر کی خرابی، بواسیر خونی وبادی، ڈینگی بخار وغیرہ۔ الحمدللہ ان کا علاج طبیب اعظم ﷺ کے فرمودات کے عین مطابق پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب صرف حکماء حضرات کے لیے ہی نہیں بلکہ ہر شعبہ، ہر عام وخاص شخص کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے، سلیس انتہائی آسان کہ جس کا مطالعہ کر کے ہر شخص اپنے گھر کا حکیم بن سکتا ہے۔ کتاب بذریعہ وی پی پارسل سعید دواخانہ کے ایڈریس پر اپنا پتہ ارسال کر کے کتاب منگوا سکتے ہیں۔

بے اولادی کی تمام وجوہات، اٹھرہ، صرف بیٹیوں کا پیدا ہونا ایک بیماری ہے

الحمدللہ بیٹا بالعلاج، غذا بالعلاج، دعا بالعلاج دواء، بفضل خدا پیدا ہو سکتا ہے

(سعید دواخانہ چوک مصطفیٰ آباد لاجیت روڈ شاہدرہ اسٹیشن لاہور 0322-4506765)

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا

محمد احسان الحق شاہ ہاشمی

وطن عزیز میں اس وقت کرپشن اور مہنگائی کے بھوت سرے عام دندناتے پھرتے ہیں، نہ کوئی کسی کا غمگسار ہے اور نہ ہی پرسانِ حال، یوں لگتا ہے جیسے انصاف بے چارہ کب کا مر چکا، بلکہ دفن بھی ہو چکا، بلکہ نہیں اس کے تو نشانات بھی مٹ چکے۔ حزب اختلاف کے ہاں تنقید برائے تنقید اور ایوانِ اقتدار میں آکر سب اچھا کی بڑھکیں مارنا مرغوب مشغلے ہیں۔ اربابِ اقتدار ہمیشہ معاشی خوشحالی کے راگ الاپتے نہیں تھکتے جب کہ عوام بیچارے اپنی قسمت پہ آنسو بہا بہا کر اندھے ہو چکے ہیں عوام کی حکومت عوام ہی کے خون پسینے پر پل اور چل رہی ہے۔ پیٹرول کی قیمتوں میں آئے روز اضافے پر اربابِ اقتدار کہتے ہیں کہ اس کا عام عوام پر اثر نہیں پڑے گا۔

یہ اس لئے کہ شاید ان کے خیال میں عام عوام کوئی ٹرانسپورٹرز تو ہیں نہیں، کھاد کی قیمتوں کا اثر بھی عام عوام پر نہیں پڑتا کیونکہ عام عوام کوئی زمیندار اور جاگیردار تو ہیں نہیں، بجلی کی قیمتوں میں سال میں کم از کم بارہ مرتبہ اضافہ کرنے سے بھی عام عوام کی کمر نہیں ٹوٹی کیوں کہ عام عوام کوئی ملوں اور فیکٹریوں کے مالک تو ہیں نہیں۔ شرح انکم ٹیکس میں اضافہ کیا جائے تو بھی اس کا عام عوام پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا، جب کسی چیز کی قیمت یک دم 20% بڑھا دی جاتی ہے تو بے چاری عوام پر اس کا اثر نہیں ہوتا لیکن جب رو رو کر ان کی آواز بند ہونے لگے تو 1% کا ریلیف دے کر عوام دوستی کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ شب برأت سے چند دن بعد اشیائے صرف کی قیمتوں میں 15 % کر دیا جاتا ہے اور پھر یکم رمضان المبارک سے قیمتوں میں 3 % کمی کا غوغا مچا کر اسلام پسندی کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔

ایک زمانہ تھا جب لوگ بجٹ تقریر بڑے انہماک سے سنتے تھے گلے روز اخبارات ڈھونڈے سے نہیں ملتے تھے لیکن اب بجٹ والے دن عوام کے معمولات میں کوئی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آتی، ہاں اگر کوئی بات کرتا بھی ہے تو بس اتنی کہ پھر مہنگائی کا طوفان آئے گا۔ ہمیشہ بندۂ مزدور کے ہاتھ پریشانی اور تفکرات کے علاوہ کچھ نہیں آتا۔ تلاش روزگار میں گھروں سے دور خاک چھاننے والا سوچتا ہے کہ اب کی بار اہل و عیال کے ہاں جانے کا خیال کیا تو ٹرانسپورٹ کرائے میں اضافہ ہو چکا ہوگا، ٹرانسپورٹر تو پیٹرول کی قیمتوں کے اضافے کے ساتھ ہی کرایہ بڑھا لے گا اس کی صحت پہ تو اثر نہیں پڑے گا، ہاں بندۂ مزدور کو ہی اضافی رقم کا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔ مل مالکان اور فیکٹری اونرز اپنی پروڈکٹس کی قیمتیں بڑھا کر بجلی کے بل کا اضافی بوجھ آگے کنزیومرز کی طرف منتقل کر کے آسودہ ہی رہیں گے۔ مرے گا تو بیچارہ غریب کا بچہ، قیمتوں کے اضافے پر ایک دکاندار کا ردعمل کچھ یوں تھا ''حکومت نے آٹے کی قیمتوں میں اضافہ کر دیا، ہم فلور مل سے نئے ریٹ پر آٹا لائے، آنے والے گاہکوں نے نیا ریٹ سنا تو وہ حکومت کو برا بھلا کہنے کے ساتھ ساتھ ہم پر بھی برس پڑے،، ہم نے چپ کر کے تھیلا رکھ لیا دو دن بعد بھوک کے ستائے عوام خود اپنے آپ کو کوستے ہوئے آئے اور منہ بسور کر ذلت اور رسوائی کے ساتھ تھیلا خرید کر لے گئے۔ اب قصور وار کون ہے؟ ''کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا''

کہتے ہیں کہ ایک بڑھیا نے کسی کو مہنگائی کا رونا روتے دیکھا تو بولی ''کہاں ہے مہنگائی، کیسی ہوتی مہنگائی، میں نے تو اس کا آج تک منہ نہیں دیکھا'' بڑھیا کی باتیں سن کر لوگ ہکہ بکا رہ گئے کہ یہ مائی کیونکر حقیقت کو جھٹلا رہی ہے، لوگوں نے ادب سے بولے کہ اماں جی آپ کبھی بازار نہیں گئیں، کبھی آپ نے کوئی چیز نہیں خریدی، آپ کو معلوم نہیں کہ قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں، عوام کی وقت خرید جواب دے چکی ہے، لوگ بھوکوں مر رہے ہیں، نوبت فاقوں تک آچکی ہے، لوگوں کی باتیں سن کر بڑھیا نے پھر تکرار کے ساتھ اپنی بات دہراتے ہوئے کہا کہ مہنگائی کا کہیں نام و نشان تک نہیں اور تم ہو کہ الٹی سیدھی باتیں کئے جا رہے ہو، میں تمہاری کوئی بات ماننے کے لئے تیار نہیں، یقین نہیں تو میری ایک بات کا جواب دے دو، لوگ بڑی توجہ اور انہماک سے بڑھیا کی بات سننے کے لئے بے تاب ہو گئے، تب بڑھیا بولی، ''میری عمر کم و بیش اسی سال ہے، جب میں دس برس کی تھی تو مرغی کے ایک انڈے کے بدلے ایک پاؤ دودھ لیا کرتی تھی، آج ستر سال بعد بھی ایک انڈے کے عوض ایک پاؤ دودھ لیتی ہوں، اب بتاؤ کہاں ہے مہنگائی'' ارے ایک کموڈٹی کے بدلے دوسری چیز خریدنے والوں، قیمتوں کے فرق کو آگے منتقل کر دینے والوں، ٹیکسوں کا بوجھ بھی آخری خریدار تک ٹرانسفر کر دینے والوں کو کیا معلوم کہ مہنگائی کیا چیز ہے، کہاں ہے کتنی ہے اور اس کی زد میں آکر کون سا طبقہ پس رہا ہے۔؟؟؟

ضرورت رشتہ

لڑکی کی عمر 24 سال، تعلیم ایم ایڈ، بی ایڈ۔ خوبصورت، خوب سیرت، رنگ گورا، ارائیں فیملی کے لیے برسر روزگار ہم پلہ رشتہ مطلوب ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ (رابطہ نمبر 0334-6578534)

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون نمبر مسئول (042) 5854010
فون نمبر امیر اعلیٰ (042) 6581025 تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

☆ خوشخبری ☆

جامعہ اہلحدیث لاہور کا سعودی جامعات سے الحاق

☆ رئیس الجامعہ ☆

حافظ محمد جاوید روپڑی

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

تعارف

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور الحمد اللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 25 قابل اور محنتی اساتذہ تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ

حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ و رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ تجدید تاسیس: 1949ء لاہور

شعبہ جات

جامعہ ہذا نو شعبوں پر مشتمل ہے۔ 1۔ تحفیظ القرآن الکریم، 2۔ درس نظامی، 3۔ وفاق المدارس السلفیہ، 4۔ دارالافتاء، 5۔ تصنیف والتالیف 6۔ فن مناظرہ، 7۔ دعوت والارشاد، 8۔ کمپیوٹر لیب، 9۔ طب اور اسکے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے

جامعہ اہلحدیث سے کے طلباء کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع۔

وظائف

ہر ماہ طلباء کے لیے معقول وظائف

سالانہ اخراجات

جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلباء کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 71 لاکھ 69 ہزار 756 روپے بنتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ جبکہ مزید دو فلور کی اشد ضرورت ہے۔ جس کا تخمینہ تقریباً 80 لاکھ ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں اسلئے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ

اکاؤنٹ نمبر 7066 یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور پاکستان

منجانب: حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور دفتر نمبر: 0423-7656730 موبائل: 0300-9476230